مسائل وتر

من تنقیح السنن شرح آثار السنن

از حضرت مولانا

نیاز احمد اوکاڑوی

پیشکش: النعمان سوشل میڈیا

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

اَبْوَابُ صَلاَةِ الْوِتْرِ

نماز وتر کے ابواب

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهِ عَلٰى وُجُوْبِ الْوِتْرِ

باب: ان روایات کے بیان میں جن سے وتر کے واجب ہونے پر استدلال کیا گیا ہے

۵۷۹۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا۔رَوَاهُ الشَّیْخَانِ۔

☆☆(سیدنا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی رات کی آخری نماز وتر بناؤ۔'' اسے شیخین (بخاری:۹۹۸، مسلم:۷۵۱) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری:۹۹۸، صحیح مسلم:۷۵۱، سنن ابی داود:۱۴۳۸، مسند الامام احمد بن حنبل:۴۷۱۰، مسند البزار:۵۴۱۵، مختصر قیام اللیل للمروزی: ج۱ص۳۰۵، صحیح ابن خزیمۃ:۱۰۸۲، مستخرج ابی عوانۃ:۲۲۶، فوائد تمام للرازی:۶۱۵، السنن الکبری للبیہقی:۴۸۲۸، السنن الصغیر للبیہقی: ۷۸۶

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح وثابت ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا مسدد قال حدثنا یحییٰ بن سعید عن عبیداللہ حدثنی نافع عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری:۹۹۸)

۵۸۰۔وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

☆☆انہی (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''صبح (طلوع فجر) سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔'' اسے مسلم (۷۵۰) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ۷۵۰، سنن ابی داود: ۱۴۳۶، سنن الترمذی: ۴۶۷، مسند الامام احمد بن حنبل: ۴۹۵۴، صحیح ابن خزیمۃ: ۱۰۸۷، مستخرج ابی عوانۃ: ۲۳۲۳، شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۴۴۹۶، صحیح ابن حبان: ۲۴۴۵، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۳۳۶۲، المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ۱۷۰۳

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

وحدثنا هارون بن معروف وسريج بن يونس وابو كريب جميعا عن ابن ابى زائدة اخبرنى عاصم الاحول عن عبدالله بن شقيق عن ابن عمر ـــــ الخ۔ (صحیح مسلم: ۷۵۰)

فائدہ:

اس سے وتر کے وقت کی انتہا اور وجوب معلوم ہوتا ہے۔

۵۸۱۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا۔ رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ اِلاَّ الْبُخَارِیَّ۔

☆☆ (سیدنا) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ''طلوع فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔'' اسے بخاری کے سوا محدثین کی جماعت (مسلم: ۷۵۴، ابن ماجہ: ۱۱۸۹، ترمذی: ۴۶۸، نسائی: ۱۶۸۳، احمد: ۱۱۰۹۷) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ۷۵۴، سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۹، سنن النسائی: ۱۶۸۳، سنن الترمذی: ۱۶۸۳، مسند ابی داود الطیالسی: ۲۲۷۷، مصنف عبدالرزاق: ۴۵۸۹، مصنف ابن ابی شیبہ: ۶۷۶۷، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۱۰۹۷، سنن الدارمی: ۱۶۲۹، مسند البزار: ۸

تحقیق:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح وثابت ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا عبد الاعلی بن عبد الاعلی عن معمر عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی نضرة عن ابی سعید۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم: ۷۵۴)

فائدہ:

اس حدیث سے بھی وتر کے وقت کی انتہا اور وجوب معلوم ہوتا ہے۔

۵۸۲۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ خَافَ اَنْ لاَّ یَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَہُ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ آخِرَہُ فَلْیُوْتِرْ آخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ آخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ وَذٰلِکَ اَفْضَلُ۔رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

☆☆(سیدنا) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو یہ اندیشہ ہو کہ آخری رات میں وہ اٹھ نہ سکے گا (یعنی سوتا رہ جائے گا) تو اس کو چاہئے کہ رات کے شروع ہی میں (یعنی عشاء کے ساتھ ہی) وتر پڑھ لے، اور جس کو اس کی پوری امید ہو کہ وہ (تہجد) کے لئے) آخر شب میں اٹھ جائے گا تو اس کو چاہئے کہ وہ آخر شب ہی میں (یعنی تہجد کے بعد) وتر پڑھے، اس لئے کہ اس وقت کی نماز میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں، اور وہ وقت بڑی فضیلت کا ہے۔'' اسے مسلم (۷۵۵) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ۷۵۵، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۴۲۰۷، مسند ابی یعلی الموصلی: ۲۲۷۹، المسند المستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم: ۱۷۱۶، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۳۷، مشکاۃ المصابیح: ۱۲۶۰، بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام: ۳۸۵

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا حفص و ابو معاویة عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال۔۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم: ۷۵۵)

فائدہ:

اس حدیث سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ وتر کا بہتر وقت تو آخر شب ہے مگر اول شب میں بھی پڑھ لینا جائز ہے۔اور دوسرا اس حدیث کا طرز بیان وتر کے وجوب پر دلالت کرتا ہے اس لیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر چھوڑے کی گنجائش نہیں ہے بلکہ اول شب یا آخر شب میں

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

پڑھنا ضروری ہے اور یہی معنی وجوب کے ہیں۔

۵۸۳۔وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

☆☆(سیدنا) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: ''وترحق (یعنی امرثابت ولازم) ہے، جووترنہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وترحق (یعنی امرثابت ولازم) ہے، جووترنہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وترحق (یعنی امرثابت ولازم) ہے، جووترنہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسے ابوداود (۱۴۱۹) نے روایت کیا ہے اوراس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابی داود: ۱۴۱۹، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۶۳، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۳۰۱۹، مختصر قیام اللیل وقیام رمضان وکتاب الوتر للمروزی: ج۱ص۲۶۸، الکنی والاسماء للدولابی: ۱۷۳۰، شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۱۳۴۳، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، السنن الکبری للبیہقی: ۴۱۴۹، معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ۵۲۷۲، الکفایہ فی علم الروایۃ: ج۱ص۴۱۸، مشکاۃ المصابیح: ۱۲۷۸

تحقیق:

اسے امام ابوداود رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن المثنى حدثنا ابو اسحاق الطالقانى حدثنا الفضل بن موسى عن عبيدالله بن عبدالله العتكى عن عبدالله بن بريدة عن ابيه قال سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـــــ الخ۔ (سنن ابی داود: ۱۴۱۹)

یہ حدیث بلحاظ سند بلاغبار صحیح وثابت ہے۔ چنانچہ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ م ۴۰۵ھ فرماتے ہیں:

هٰذا حديث صحيح۔ کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین: ۱۱۴۷)

ثقہ بالاجماع امام، امام ابومحمد محمود بن احمد عینی رحمہ اللہ م ۸۵۵ھ فرماتے ہیں:

هٰذا حديث صحيح۔ کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (عمدۃ القاری: ۸۹۹)

نیز شعیب ارناؤط وغیرہ نے اس حدیث کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: تعلیق مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۳۰۱۹) غیر مقلدین کا اسے حسن لغیرہ تسلیم کرنا بھی بڑی غنیمت کی بات ہے۔

اس حدیث کی سند کے ایک راوی ''امام ابوالمنیب عبیداللہ بن عبداللہ العتکی المروزی السنجی رحمہ اللہ'' سنن ابی داود، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ کے ثقہ وصدوق راوی ہیں ان پر بعض حضرات کی طرف سے کی جانیوالی جروحات غیر مفسر، غیر مبین السبب ہونے کی وجہ سے

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

مردو ہیں۔ چنانچہ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ م ۴۰۵ھ فرماتے ہیں:

وابو المنیب العتکی مروزی ثقة۔ (المستدرک علی الصحیحین: ۱۱۴۷)

کہ ابوالمنیب عتکی مروزی رحمہ اللہ ''ثقہ'' ہیں۔

امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ م ۲۳۳ھ کہتے ہیں: ثقة۔ (تاریخ ابن معین روایة الدارمی: ۴۷۹۴)

کہ یہ ثقہ ہیں۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں: صالح الحدیث۔ (الجرح والتعدیل: ۱۵۲۹)

کہ یہ ''صالح الحدیث'' ہیں۔

حافظ ابن عدی رحمہ اللہ م ۳۶۵ھ فرماتے ہیں: وھو عندی لا بأس به۔ (الکامل: ۱۱۶۱)

کہ ابومنیب میں میرے نزدیک کوئی خرابی نہیں ہے۔

امام ابوداود رحمہ اللہ م ۲۷۵ھ فرماتے ہیں: لیس به بأس۔ (تھذیب التھذیب: ۵۴)

کہ اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

فائدہ:

اس صحیح وصریح حدیث سے وتر کا وجوب صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے۔

۵۸۴۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زَادَکُمْ صَلٰوۃً وَّھِیَ الْوِتْرُ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الشَّامِیِّیْنَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِی الدِّرَایَۃِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

☆☆ (سیدنا) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک نماز اور بڑھا دی ہے اور وہ وتر ہے۔ اسے طبرانی نے مسند الشامیین (۲۸۴۸) میں روایت کیا ہے اور حافظ (ابن حجر) نے درایہ میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبدان بن احمد ثنا العباس بن الولید الخلال الدمشقی ثنا مروان بن محمد ثنا معاویة بن سلام عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی نضرة عن ابی سعید۔۔۔۔ الخ۔ (مسند الشامیین: ۲۸۴۸)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

فائدہ:

اس حدیث کے طرز بیان سے وتر کا وجوب ثابت ہوتا ہے کیونکہ زیادتی مزید علیہ کی جنس سے ہوا کرتی ہے اور مزید علیہ ضروری ہے تو زیادتی بھی ضروری ہوگی نیز اس زیادتی کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے تو یہ زیادتی واجب ہی ہوگی اور جو زیادتی نفل ہو وہ حضورِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی طرف سے عدمِ مواظبت کی شرط کے ساتھ ہوتی ہے۔ (عمدۃ القاری للعینی: ۸۹۹)

۵۸۵۔وَعَنْ اَبِیْ تَمِیْمِ الْجَیْشَانِیِّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ یَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَابَصْرَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ زَادَکُمْ صَلٰوةً وَّھِیَ الْوِتْرُ فَصَلُّوْھَا فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰی صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ تَمِیْمٍ فَاَخَذَ بِیَدِیْ اَبُوْ ذَرٍّ فَسَارَ فِی الْمَسْجِدِ اِلٰی اَبِیْ بَصْرَةَ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ مَاقَالَ عَمْرٌو قَالَ اَبُوْ بَصْرَةَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ابو تمیم جیشانی سے روایت ہے کہ (سیدنا) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز خطبہ پڑھا اور اُس میں فرمایا کہ (سیدنا) ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک نماز اور بڑھا دی ہے اور وہ وتر ہے پس تم اسے عشاء اور صبح کی نمازوں کے درمیان پڑھا کرو۔ابو تمیم کہتے ہیں کہ یہ سن کر ابو ذر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ ااور مسجد میں ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ یہ مضمون خود تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے جو عمرو بن العاص نے بیان کیا۔اس پر ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خود میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔اسے احمد (۲۳۸۵۱)، حاکم (۶۵۱۴) اور طبرانی (۲۱۶۸) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا علی بن اسحاق حدثنا عبداللہ یعنی ابن المبارک اخبرنا سعید بن یزید حدثنی ابن ھبیرۃ عن ابی تمیم الجیشانی۔۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۳۸۵۱)

یہ حدیث بلحاظ سند تغلیباً بخاری کی شرط پر صحیح و ثابت ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔حتیٰ کہ شعیب ارناؤط وغیرہ نے اس حدیث کو بلحاظ سند صحیح قرار دیا ہے۔(دیکھئے: تعلیق مسند الامام احمد: ۲۳۸۵۱)

۵۸۶۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ نَّامَ عَنْ وِّتْرِهٖ اَوْ نَسِیَهٗ فَلْیُصَلِّهٖ اِذَا اَصْبَحَ اَوْ ذَکَرَهٗ۔رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَآخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆(سیدنا) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے وتر پڑھنے سے سو جائے (اور نہ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

پڑھ سکے) یا بھول جائے تو جب صبح کرے یا جب یاد آئے تو پڑھ لے۔'' اسے دارقطنی (۱۶۳۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن الدارقطنی: ۱۶۳۷، سنن ابی داود: ۱۴۳۱، سنن الترمذی: ۴۶۵، سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۸، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۱۲۷، السنن الکبری للبیہقی: ۴۲۱۰، السنن الصغیر للبیہقی: ۷۵۸، معرفۃ السنن والاثار للبیہقی: ۵۳۱۶۔

تحقیق:

اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا یحییٰ بن صاعد ثنا محمد بن عوف بن سفیان الطائی ثنا عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار نا ابو غسان محمد بن مطرف عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید۔۔۔۔الخ۔ (سنن الدارقطنی: ۱۶۳۷)

یہ حدیث بلاغبار صحیح ہے۔ چنانچہ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ م ۴۰۵ھ اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ م ۷۴۸ھ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ (المستدرک مع التلخیص: ۱۱۲۷) نیز متعدد غالی غیر مقلدین جیسے زبیر علی زئی اور ناصر الدین البانی وغیرہ نے اسے صحیح تسلیم کیا ہے۔ (دیکھئے: سنن ابی داود بتحقیق الزبیر: ۱۴۳۱، سنن ابی داود بتحقیق الالبانی: ۱۴۳۱)

فائدہ:

اس حدیث میں وتر کی قضا کا حکم ہے جو کہ وتر کے واجب ہونے کی ایک کھلی ہوئی دلیل ہے کیونکہ قضاء سنت اور نفل کی نہیں ہوتی بلکہ واجب یا فرض کی ہوتی ہے۔

☆☆☆

بَابُ الْوِتْرِ بِخَمْسٍ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

باب: پانچ یا اس سے زائد وتر پڑھنے کے بیان میں

رکعات وتر اور اختلاف مذاہب:

وتر کی رکعات کتنی ہیں؟ اس سلسلے میں ائمہ مجتہدین میں اختلاف پایا ہے۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وتر تین رکعت ہیں۔امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔(دیکھئے: مؤطا مالک: ص ۴۴، احکام الاحکام لابن دقیق العید: ج ۱ ص ۹۵)۔امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک وتر ایک رکعت سے لے کر گیارہ رکعات تک درست ہیں۔تین رکعات کے قائلین کے دلائل آگے مستقل ایک باب میں آرہے ہیں اور اِس باب میں ان حضرات کی مستدل روایات کو ذکر کیا گیا ہے جو تین سے زائد رکعاتِ وتر کے قائل ہیں۔

وتر کی روایات میں تطبیق:

رکعاتِ وتر کے متعلقہ روایات مختلف پائی جاتی ہیں بعض روایات میں تیرہ، بعض میں سترہ، بعض میں گیارہ، بعض میں نو رکعات اور بعض میں سات رکعات کا ذکر ملتا ہے۔اہلسنت الجماعت احناف کی تحقیق یہ ہے کہ پہلے وتر نفل تھے اور عموماً تہجد کی نماز کے ساتھ ہی پڑھے جاتے تھے اس لیے تہجد اور وتر کو ملا کر ہی بیان کر دیا جاتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گیارہ یا تیرہ، یا نو (مع تہجد) پڑھے۔مگر بعد میں وتر واجب ہو گئے تھے جیسا کہ سابقہ باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

جن روایات میں گیارہ سے زائد رکعات پڑھنے کا ذکر ہے ان روایات کی شوافع اور حنابلہ کی طرف سے یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ یہاں پوری صلوٰۃ اللیل مراد ہے جو آخر میں طاق عدد (وتر) پر مشتمل ہے یعنی ان میں تین رکعتیں وتروں کی ہیں اور آٹھ رکعتیں تہجد کی، اور کبھی تہجد سے پہلے دو ہلکی رکعات، اور دو رکعت نفل وتر کے بعد اور دو رکعت فجر کی سنتیں شامل ہیں۔احناف کہتے ہیں کہ جو توجیہ شوافع اور حنابلہ نے تیرہ اور سترہ رکعات والی احادیث میں کی ہے وہی توجیہ ہم پانچ، سات، نو اور گیارہ رکعات والی احادیث میں کرتے ہیں یعنی آٹھ رکعات تہجد کے ساتھ تین رکعات وتر تو کل گیارہ رکعات بنیں کسی راوی نے اس کو مکمل نقل کر دیا اور بعض راویوں نے شروع کی دو ہلکی رکعات کو اور وتروں کے بعد کے دو نفلوں کو ساقط کرنے کے ساتھ ساتھ فجر کی دو سنتوں کو بھی ساقط کر دیا تو انہوں نے گیارہ رکعات کہہ دیا۔پھر آخر عمر میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض دفعہ تہجد کی چھ رکعات پڑھیں اور وتر کی تین رکعات ان کے ساتھ ملا کر کل نو رکعتیں ہو گئیں بعض راویوں نے اس زمانہ کا عمل نقل کر دیا اور نو رکعات کہہ دیں۔اور پھر بعض دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید کمی اور تہجد کی صرف چار رکعتیں پڑھیں، اس زمانے کے عمل کو بعض راویوں سات رکعات کہہ کر بیان کر دیا۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

مختصر یہ کہ ایتار کا لفظ صرف صلوٰۃ الوتر پڑھنے پر بھی بولا گیا ہے اور پوری صلوٰۃ اللیل جو آخر میں طاق عدد والی نماز یعنی وتر پر مشتمل ہو پر بھی بولا گیا ہے۔

۵۸۷۔عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ اَوْ قَالَ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ۔رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

☆☆(سیدنا) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی، آپ تشریف لائے تو چار رکعت ادا فرمائیں، پھر آپ سو گئے، پھر نماز کیلئے کھڑے ہو گئے تو میں آیا، آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر دیا، آپ نے پانچ رکعت ادا فرمائیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے کھراٹے سنے، پھر آپ نماز کیلئے تشریف لے گئے۔اسے بخاری (۶۹۷) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۶۹۷، مسند ابن الجعد: ۱۴۹، مسند الامام احمد بن حنبل: ۳۱۶۹، سنن ابی داود: ۱۳۵۷، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۷۰۷، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲۳۶۵، السنن الکبری للبیہقی: ۴۱۸۶، مسند الامام احمد بن حنبل: ۳۱۶۹

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درجذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الحكم قال سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله عنهما۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری: ۶۹۷)

۵۸۸۔وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَّلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُنَّ۔رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ۔

☆☆ابن عباس (رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں یہاں تک کہ آپ نے آٹھ رکعت ادا فرمائیں۔پھر آپ نے پانچ رکعت وتر ادا فرمائے اور اُن کے درمیان نہیں بیٹھے۔اسے ابوداود (۱۳۵۸) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند قدرے کمزور ہے۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

تحقیق:

اسے امام ابوداود رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا قتيبة حدثنا عبدالعزيز بن محمد عن عبدالمجيد عن يحيىٰ بن عباد عن سعيد بن جبير ان ابن عباس ـــــ الخ۔ (سنن ابی داود: ۱۳۵۸)

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے کیونکہ اس روایت کے مرکزی راوی عبدالعزیز بن محمد الدراوردی روایت حدیث میں ضعیف ہیں۔ چنانچہ۔۔۔

۱۔امام احمد بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''**لیس بشیء**'' کہ یہ کچھ نہیں ہے۔

۲۔امام ابوعبدالرحمن نسائی رحمہ اللہ م ۳۰۳ھ فرماتے ہیں کہ: ''**لیس بالقوی**'' یہ روایت حدیث میں مضبوط نہیں ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث عبیداللہ عمری سے منکر ہیں۔

۳۔امام محمد بن سعد رحمہ اللہ م ۲۳۰ھ فرماتے ہیں کہ:: ہ ویسے تو ثقہ اور کثیر الحدیث ہے لیکن روایت حدیث میں غلطیاں کرتا ہے۔

۴۔امام ابن حبان رحمہ اللہ م ۳۵۴ھ کتاب الثقات میں اسے خطاء کار بتلاتے ہیں۔

۵۔امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ م ۲۷۷ھ فرماتے ہیں: ''**لایحتج به**'' کہ یہ قابل حجت نہیں ہے۔ (تہذیب الکمال :۱۱/ ۵۲۷، ۵۲۸، تہذیب التہذیب: ۳/ ۴۷۱، ۴۷۲، الجرح والتعدیل: ۵/ ۳۹۵)

۶۔حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ م ۸۵۲ھ اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: یہ صدوق ہے لیکن دوسرے محدثین کی کتابوں سے احادیث نقل کرنے میں غلطیاں کرتا ہے۔ (تقریب: ۱/ ۲۰۷)

۷۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ م ۲۴۱ھ فرماتے ہیں کہ: ''**لیس بشیٔ**'' یہ روایت حدیث میں کچھ نہیں ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ:

جب یہ زبانی روایت بیان کرتا ہے تو وہم کر جاتا ہے اور باطل روایات نقل کرتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ: یہ لوگوں کی کتابوں سے احادیث نقل کرنے میں خطا اور وہم کر جاتا ہے۔ (میزان الاعتدال :۲/ ۶۳۳، ۶۳۴، الکاشف: ۲/ ۱۹۵، تہذیب: ۳/ ۴۷۲)

۸۔امام ساجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ اگرچہ سچے اور امانت دار لوگوں میں سے ہے لیکن کثیر الوہم ہے۔ (میزان الاعتدال :۲/ ۶۳۳، ۶۳۴، الکاشف: ۲/ ۱۹۵، تہذیب: ۳/ ۴۷۲)

غالی غیر مقلد ارشاد الحق اثری نے لکھا ہے کہ:

کثیر الوہم جرح مفسر ہے۔ (توضیح الکلام: ۱/ ۴۷۹)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

غالی غیر مقلد زبیر علی زئی نے لکھا ہے کہ:

جس شخص کی روایات میں خطا و اوہام زیادہ ہوں تو اس کی حدیث ترک کر دی جاتی ہے۔ (نور العینین: ص ۶۳)

۹۔ مشہور محدث اور امام الرجال امام ابو زرعہ جن کی تعریف میں نزیر احمد رحمانی غیر مقلد لکھتے ہیں: وہ ابو زرعہ جن کی خصوصیات اور کمال فن کو حافظ ابن حجر نے ''تہذیب التہذیب'' میں تقریباً تین صفحے میں ذکر کیا ہے۔ سب سے پہلا لفظ یہ ہے'' ابو زرعۃ الرازی احد الائمۃ الحفاظ۔'' الخ۔ (انوار المصابیح: ۱۳۶)

زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتے ہیں: امام ابو زرعہ تو انتہائی معتدل اور علل حدیث کے مسلم استاد تسلیم کیے جاتے ہیں۔ (نور العینین: ص ۱۲۸)

یہ ابو زرعہ غیر مقلدین کے انتہائی ممدوح امام فرماتے ہیں کہ:

عبد العزیز دراوردی سیٔ الحفظ (برے حافظے والا) راوی ہے اور بسا اوقات اپنے حافظہ سے کچھ بیان کرتا ہے تو غلطی کر جاتا ہے۔ (تہذیب التہذیب: ۳/ ۴۷۲)

سلطان محمود ضیاء غیر مقلد لکھتے ہیں کہ:

کاذب، سیٔ الحفظ وغیرہ جرح مفسر ہیں۔ (اصطلاحات المحدثین: ص ۲۰)

محمد گوندلوی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

سوء حفظ، الحاق، وضع سب جرحیں مفسر ہیں۔ (التحقیق الراسخ: ص ۱۱۴)

ارشاد الحق اثری اور عبد الرحمن مبارکپوری صاحب بھی سیٔ الحفظ کو جرح مفسر کہتے ہیں۔ (توضیح الکلام: ۲/ ۶۳۰، ابکار المنن: ص ۱۶۸، ۱۶۹)

الغرض باقرار غیر مقلدین عبد العزیز دراوردی پر جرح مفسر ہے لہٰذا اس کی مذکورہ بالا روایت ضعیف ٹھہری۔

نیز متعدد غیر مقلد علماء نے بھی دراوردی کو ضعیف ٹھہرایا ہے، چنانچہ غیر مقلدین کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی اس کی ایک روایت کو نا قابل اعتبار قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس طریق میں عبد العزیز اگرچہ صدوق تھا لیکن کتب غیر سے روایت کرتا تھا اور خطا کرتا تھا۔ (فتاوٰی نذیریہ: ۳/ ۳۹۸)

عبد الرؤف غیر مقلد کے نزدیک بھی دراوردی کی روایت معتبر نہیں ہے۔ چنانچہ وہ اس کی ایک روایت کے متعلق لکھتے ہیں:

اور دراوردی غلطیاں کرتے ہیں جیسا کہ ابن سعد، ابو زرعہ اور ابن حبان وغیرہ نے کہا ہے۔ لہٰذا ان کا اس حدیث کو مرفوعاً روایت کرنا معتبر نہیں ہے۔ (القول المقبول: ص ۵۵۸۔ طبع رابعہ)

نیز لکھتے ہیں:

دراوردی ضعیف ہیں۔ (ایضاً: ۳۸۲)

الغرض مذکورہ بالا روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

فائدہ:

'' **ثم اوتر بخمس** ''(پھر آپ نے پانچ رکعت وتر ادا فرمائے۔) میں تین رکعتیں وتر کی تھیں اور دو رکعتیں نفل کی تھیں یعنی تین وتر اور دو نفل ملا کر پانچ رکعات مراد ہیں۔ نیز'' **ولم یجلس بینھن** ''(اور اُن کے درمیان نہیں بیٹھے۔) میں نفسِ قعدہ کی نفی مقصود نہیں ہے بلکہ جلسہ طویلہ کی نفی مقصود ہے جو دعا وذکر کیلئے ہو۔ چنانچہ معمول یہی ہے کہ دعا وتر کے بعد نہیں بلکہ نوافل کے بعد کی جاتی ہے۔

۵۸۹۔وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْئٍ اِلَّا فِيْ آخِرِهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

☆☆ (ام المؤمنین) عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تیرہ رکعت وتر فرماتے، ان میں سے پانچ رکعتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے، آپ کسی چیز میں (استراحت کے لیے) نہیں بیٹھتے تھے مگر آخر میں۔ اسے مسلم (۷۳۷) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ۷۳۷، سنن ابی داود: ۱۳۳۸، سنن الترمذی: ۴۵۹، مسند الحمیدی: ۱۹۵، مسند اسحاق بن راہویہ: ۶۱۶، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۴۲۳۹، سنن الدارمی: ۱۶۲۲، السنن الکبری للنسائی: ۴۲۰، صحیح ابن خزیمۃ: ۱۰۷۷، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۶۸۸، صحیح ابن حبان: ۲۴۳۷

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا حدثنا عبداللہ بن نمیر ح وحدثنا ابن نمیر حدثنا ابی حدثنا ھشام عن ابیہ عن عائشة۔۔۔۔الخ۔ (صحیح مسلم: ۷۳۷)

۵۹۰۔وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اِنْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَّا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُّسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَّصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهِ الْاَوَّلِ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

فَتِلْکَ تِسْعٌ یَابُنَیَّ وَ کَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَحَبَّ اَنْ یُّدَاوِمَ عَلَیْھَا وَ کَانَ اِذَا غَلَبَہٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِیَامِ اللَّیْلِ صَلّٰی مِنَ النَّھَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ وَ لَا اَعْلَمُ نَبِیَّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَرَئَ الْقُرْآنَ کُلَّہٗ فِیْ لَیْلَۃٍ وَّ لَا صَلّٰی لَیْلَۃً اِلَی الصُّبْحِ وَ لَا صَامَ شَھْرًا کَامِلًا غَیْرَ رَمَضَانَ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ۔

☆☆ سعد بن ہشام (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر عرض کیا، اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وتر کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے کہا: ''ہم آپ کے لیے آپ کی مسواک اور پانی تیار رکھتے، اللہ تعالیٰ رات کو جب آپ کو اٹھانا چاہتے اٹھاتے، آپ مسواک کر کے وضو فرماتے اور نو رکعات نماز پڑھتے، اس میں آپ سوائے آٹھویں رکعت کے نہ بیٹھتے تو آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کی حمد اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے، پھر آپ اٹھتے اور سلام نہ پھیرتے، پھر آپ کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر حمد اور اللہ تعالیٰ؟ سے دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں بھی سناتے، پھر آپ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے ہوئے دو رکعتیں پڑھتے، تو یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں، اے میرے بیٹے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معمر ہو گئے اور آپ کا جسم بھاری ہو گیا، آپ نے سات رکعت وتر ادا فرمائے اور دو رکعتوں میں آپ ایسا ہی کرتے جیسا پہلے کرتے تھے تو یہ نو رکعت ہوئیں، اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے پیغمبر جب نماز ادا فرماتے، یہ پسند فرماتے کہ اس پر ہمیشگی فرمائیں اور جب آپ پر تہجد سے نیند غالب ہوتی یا کوئی تکلیف ہوتی تو آپ دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے اور میرے علم میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو اور نہ پوری رات صبح تک نماز پڑھی اور نہ رمضان کے علاوہ پورہ مہینہ (مسلسل) روزے رکھے۔'' اسے مسلم (۷۴۶)، احمد (ج ۶ ص ۵۴) ابوداود (ج ۱ ص ۱۹۰) اور نسائی (ج ۱ ص ۲۵۰) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا محمد بن المثنی العنزی حدثنا محمد بن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ عن زرارۃ ان سعد بن ھشام بن عامر۔۔۔۔الخ۔ (صحیح مسلم: ۷۴۶)

فائدہ:

''فَیُصَلِّی التَّاسِعَۃَ ثُمَّ یَقْعُدُ فَیَذْکُرُ اللّٰہَ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُوْہُ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا یُّسْمِعُنَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ'' ان گیارہ رکعتوں میں چھ تہجد کی، تین وتر کی اور دو رکعت وتر کے بعد کی نفل ہوا کرتی تھیں اور ''لَا یَجْلِسُ فِیْھَا اِلَّا فِی الثَّامِنَۃِ'' میں مطلق جلسہ کی نہیں بلکہ ایسے جلسہ کی نفی کی گئی ہے جس کے بعد سلام نہ ہو اور مقصود یہ ہے کہ آٹھ رکعات سے پہلے آپ ہر جلسہ پر سلام پھیرتے مگر آٹھویں رکعت پر جلسہ فرماتے تو سلام کے بغیر نویں رکعت کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے جو وتر کی تیسری رکعت ہوتی اور پھر وتر سے فارغ ہو کر

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

دو رکعت اور نفل ادا فرماتے۔

۵۹۱۔وَعَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لَاتُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَّلَاتُشَبِّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ۔رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْهَقِیُّ وَقَالَ الْحَافِظُ اِسْنَادُهٗ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ۔

☆☆ابوسلمہ (رحمہ اللہ) اور عبدالرحمن الاعرج (رحمہ اللہ) نے (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین رکعت وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعت وتر پڑھو، مغرب کی نماز کے مشابہ نہ بناؤ۔'' اسے دارقطنی (۱۶۵۰)، حاکم (۱۱۳۸) اور بیہقی (۴۸۱۵) نے روایت کیا ہے اور حافظ (ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ) نے کہا ہے کہ اس کی سند بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن الدارقطنی: ۱۶۵۰، المستدرک علی الصحیحین: ۱۱۳۸، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۱۵، صحیح ابن حبان: ۲۴۲۹، التحقیق فی مسائل الخلاف لابن الجوزی: ۶۷۰، تنقیح التحقیق لابن عبدالہادی: ۱۰۶۶، نصب الرایۃ للزیلعی: ج ۲ ص ۱۲۰، البدر المنیر: ج ۴ ص ۳۰۲

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبداللہ بن سلیمان ثنا احمد بن صالح ثنا عبداللہ بن وھب انبأ سلیمان بن بلال ح وحدثنا ابو بکر النیسابوری ثنا موھب بن یزید بن خالد ثنا عبداللہ بن وھب حدثنی سلیمان بن بلال عن صالح بن کیسان عن عبداللہ بن الفضل عن ابی سلمة بن عبدالرحمن وعبدالرحمن الاعرج عن ابی ھریرة ۔۔۔۔۔الخ۔(سنن الدارقطنی: ۱۶۵۰)

۵۹۲۔وَعَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَاتُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ تُشَبِّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَلٰکِنْ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ ۔رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ ۔وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆(سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین وتر نہ پڑھو کہ مغرب کی نماز سے مشابہ کر دو، لیکن

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

پانچ ،سات،نو، گیارہ یا اس سے زیادہ۔'' اسے محمد بن نصر مروزی (ج ا ص ۳۰۰) ابن حبان (۲۴۲۹) اور حاکم (۱۱۳۷) نے روایت کیا ہے اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مختصر قیام اللیل وقیام رمضان وکتاب الوتر للمروزی: ج ا ص ۳۰۰، المستدرک علی الصحیحین: ۱۱۳۷، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۷۳۹، تنقیح التحقیق لابن عبدالہادی: ۱۰۶۷، البدر المنیر: ج ۴ ص ۳۰۲، اتحاف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ: ۱۷۴۴۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام مروزی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا طاهر بن عمرو بن الربيع بن طارق قال حدثني ابي اخبرنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عراک بن مالک عن ابي هريرة۔۔۔۔الخ۔ (مختصر قيام الليل: ج ا ص ۳۰۰)

فائدہ:

متعدد احادیث میں نماز مغرب کو ''وتر النہار'' اور نماز وتر کو ''وتر اللیل'' کہا گیا ہے اور مذکورہ بالا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دونوں احادیث میں جو مغرب کی نماز کے مشابہ بنانے سے منع کیا گیا ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ ''وتر اللیل'' میں نمازِ مغرب کی طرح صرف تین رکعات پر اکتفاء نہ کرو بلکہ اس سے پہلے تہجد بھی (دو یا چار، یا آٹھ یا اس سے زائد رکعات) پڑھو۔

۵۹۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَلْوِتْرُ سَبْعٌ اَوْ خَمْسٌ وَلَا نُحِبُّ ثَلَاثًا بُتَيْرَاءَ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: ''وتر سات یا پانچ رکعت ہیں اور ہم تین ناقص رکعتوں کو پسند نہیں کرتے۔'' اسے محمد بن نصر (ج ا ص ۳۰۰) اور طحاوی (۱۷۱۵) نے روایت کیا ہے اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

سند:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا محمد بن الحجاج الحضرمي قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا يزيد بن عطاء عن الاعمش عن سعيد بن جبير عن ابن عباس۔۔۔۔الخ۔ (شرح معاني الآثار للطحاوي: ۱۷۱۵۔ وله طرق اخرى)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

۵۹۴۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَلْوِتْرُ سَبْعٌ اَوْ خَمْسٌ وَاِنِّیْ لَاَکْرَہُ اَنْ یَّکُوْنَ ثَلَاثًا بُتَیْرَاءَ۔رَوَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَّ الطَّحَاوِیُّ وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ: ''وتر سات یا پانچ رکعت ہیں اور میں ناپسند کرتی ہوں کہ وہ تین ناقص رکعتیں ہوں۔'' اسے محمد بن نصر (ج ا ص ۳۰۰) اور طحاوی (۱۶۹۸) نے روایت کیا ہے اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

سند:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا احمد بن داود قال ثنا ابن ابی عمر قال ثنا سفیان عن عبدالحمید بن جبیر بن شیبة عن سعید بن المسیب عن عائشة۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۶۹۸)

قَالَ النِّیْمَوِیُّ اَنَّ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ فَالنَّھْیُ فِیْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنْ یُّصَلِّیَ وِتْرًا بِثَلَاثِ رَکْعَاتٍ وَّ لَمْ یَتَقَدَّمْہُ تَطَوُّعٌ اِمَّا رَکْعَتَانِ وَاِمَّا اَرْبَعُ رَکْعَاتٍ اَوْ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ۔

☆☆(محقق) نیموی (رحمہ اللہ) نے کہا کہ: تین رکعت وتر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بہت بڑی جماعت سے ثابت ہیں۔لہٰذا ان احادیث میں جو منع کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تین رکعت وتر پڑھے جائیں اور اس سے پہلے دو، چار یا اس سے زائد نفل نہ پڑھے جائیں۔

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ تہجد مع وتر کی تین رکعات پر اکتفانہ کیا کرو بلکہ پانچ یا سات یعنی کم سے کم دو رکعت تہجد اور تین وتر یا چار رکعت تہج اور تین وتر پڑھا کرو۔ثقہ بالا جماع محدث وناقد امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ م ۳۲۱ھ نے بھی ان احادیث میں یہی توجیہ کی ہے۔(دیکھئے: شرح عمانی ال آثار للطحاوی: ۱۷۱۵)

☆☆☆

بَابُ الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

باب: ایک رکعت وتر کے بیان میں

۵۹۵۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ صَلاَۃِ اللَّیْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلاَۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَاقَدْ صَلّٰی۔رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ۔

☆☆(سیدنا) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو، دو رکعت ہے۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہوجانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لے وہ اس کے لئے پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنادے گی۔ اسے محدثین کی جماعت (بخاری: ۹۹۰، مسلم: ۷۴۹، ابن ماجہ: ۱۱۷۵، ابوداود: ۱۳۲۶، ترمذی: ۴۳۷، نسائی: ۱۶۶۸) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۹۹۰، صحیح مسلم: ۷۴۹، سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۵، سنن ابی داود: ۱۳۲۶، سنن الترمذی: ۴۳۷، سنن النسائی: ۱۶۶۸، مؤطا مالک: ۳۹۹، مصنف عبدالرزاق: ۴۶۷۸، مسند الحمیدی: ۶۴۲، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۰۳، مسند الامام احمد بن حنبل: ۴۸۴۸، مسند البزار: ۵۴۴۷

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حدثنا عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع وعبداللہ بن دینار عن ابن عمر ۔۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری: ۹۹۰)

فائدہ:

''صلی رکعۃ واحدۃ'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص پہلی دو رکعتوں کے ساتھ ایک اور رکعت ملا کر (تین رکعتیں) پڑھے۔

۵۹۶۔وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْھَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْھَا اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَأْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔رَوَاہُ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

الشَّيْخَانِ۔

☆☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں گیارہ رکعت ادا فرماتے، انہیں میں سے ایک کے ساتھ وتر ادا فرماتے، پھر جب آپ اس سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں پہلو مبارک پر لیٹ جاتے، یہاں تک کہ مؤذن آتا تو آپ ہلکی دو رکعتیں (یعنی سنتِ فجر) ادا فرماتے۔ اسے شیخین (بخاری: ۶۲۶، مسلم: ۷۳۶) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۶۲۶، صحیح مسلم: ۷۳۶، سنن ابن ماجہ: ۱۱۹۸، سنن ابی داود: ۱۳۳۵، سنن الترمذی: ۴۴۰، مسند البزار: ۱۲۶، مؤطا مالک: ۳۹۳، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۴۰۷۰، السنن الکبری للنسائی: ۴۱۷، المنتقی لابن الجارود: ۲۷۹، مستخرج ابی عوانۃ: ۲۲۹۹، سنن الدارقطنی: ۱۵۴۵

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا یحییٰ بن یحییٰ قال قرأت علی مالک عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ۔۔۔۔الخ۔ (صحیح مسلم: ۷۳۶)

فائدہ:

''یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْھَا بِوَاحِدَۃ'': مقصود یہ ہے کہ گزشتہ دس رکعات میں سے آخری دو رکعات کو مزید ایک رکعت کے ذریعے وتر بناتے تھے۔

۵۹۷۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَوْتَرَ بِرَکْعَۃٍ۔ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا فرمائے۔ اسے دارقطنی (۱۶۷۲) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ثنا الحسين بن اسماعيل ثنا ابو يحيىٰ محمد بن ابراهيم ثنا مكى بن ابراهيم ثنا حنظلة عن القاسم بن محمد۔۔۔۔الخ۔(سنن الدارقطنی: ۱۶۷۲)

فائدہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دیگر مفسر احادیث میں صراحت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعت وتر ادا فرماتے ہیں لہٰذا اُن مفسر احادیث کے پیش نظر مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دو رکعات کے ساتھ ایک رکعت کا اضافہ کیا کرتے تھے۔

۵۹۸۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَفْصِلُ بَيْنَ الْوِتْرِ وَالشَّفْعِ بِتَسْلِيْمَةٍ وَيُسْمِعُنَاهَا۔رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ قَوِيٍّ۔

☆☆(سیدنا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر اور دو رکعتوں کے درمیان سلام کا فاصلہ فرماتے اور سلام ہمیں سناتے تھے۔اسے احمد (۵۴۶۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند قوی ہے۔

سند:

امام احمد رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عتاب بن زياد حدثنا ابو حمزة يعنى السكرى عن ابراهيم يعنى الصائغ عن نافع عن ابن عمر ۔۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمد بن حنبل: ۵۴۶۱)

۵۹۹۔وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَآخَرُوْنَ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَالصَّوَابُ وَقْفُهٗ۔

☆☆(سیدنا) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وتر ہر مسلمان پر ضروری ہیں، واجب ہیں جو شخص پسند کرتا ہے کہ پانچ رکعت وتر پڑھے تو وہ پڑھ لے اور جو شخص تین رکعت پسند کرتا ہے تو وہ ایسا کرے اور جو شخص ایک رکعت وتر پسند کرتا ہے تو وہ اس طرح کرے۔اسے ترمذی کے علاوہ اصحابِ اربعہ (ابن ماجہ: ۱۱۹۰، ابوداود: ۱۴۲۲، نسائی: ۱۷۱۲) اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے اور درست یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۶۰۰۔وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ بِتَسْلِيْمَةٍ وَّاَخْبَرَ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

☆☆ سالم بن عبداللہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ (سیدنا) ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی دو رکعتوں اور اپنے وتر کے درمیان سلام کا فاصلہ کرتے اور (سیدنا) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اسے طحاوی (۱۶۶۴) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔

تحقیق:

اسے امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

وقد حدثنا احمد بن ابی داود بن موسی قال ثنا علی بن بحر القطان قال ثنا الولید بن مسلم عن الوضین بن عطاء قال اخبرنی سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ۔۔۔۔۔الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۶۶۴)

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے کیونکہ اس کا ایک راوی ''ابو کنانہ وضین بن عطاء بن کنانہ بن عبداللہ الخزاعی'' روایت حدیث میں ضعیف ہے۔

۶۰۱۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ الرَّکْعَۃِ وَالرَّکْعَتَیْنِ فِی الْوِتْرِ حَتّٰی یَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِہٖ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

☆☆ نافع سے روایت ہے کہ (سیدنا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی ایک اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے، یہاں تک کہ اپنی کسی ضرورت کے متعلق کہنا ہوتا تو تو کہتے۔ اسے بخاری (۹۹۰) نے روایت کیا ہے۔

۶۰۲۔ وَعَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی ابْنُ عُمَرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ یَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ وَاَوْتَرَ بِرَکْعَۃٍ۔ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَقَالَ الْحَافِظُ (ابْنُ حَجَرِ الْعَسْقَلَانِیُّ) فِی الْفَتْحِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

☆☆ بکر بن عبداللہ مزنی (رحمہ اللہ) سے منقول ہے کہ (سیدنا) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر فرمایا: ''اے غلام! ہمارے لیے سواری پر کجاوہ ڈال دو۔'' پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت وتر پڑھا۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے اور حافظ (ابن حجر) نے فتح (الباری) میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

۶۰۳۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ اَوْتَرَ مُعَاوِیَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَۃٍ وَعِنْدَہٗ مَوْلًی لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّہٗ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

☆☆ (حضرت) ابن ابی ملیکہ (رحمہ اللہ) سے منقول ہے کہ (سیدنا) معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر ادا کیا، ان کے پاس (حضرت سیدنا) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا آزاد کردہ غلام بھی تھا، اس نے (سیدنا) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر انہیں یہ بات بتائی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں۔'' اسے بخاری (۳۷۶۴) نے روایت کیا ہے۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا الحسن بن بشر حدثنا المعافی عن عثمان بن الاسود عن ابن ابی ملیکة۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری: ۳۷۶۴)

۶۰۴۔وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ التَّمِیْمِیِّ قَالَ قُلْتُ لاَ یَغْلِبُنِی اللَّیْلَةَ عَلَیْ الْمَقَامِ اَحَدٌ فَقُمْتُ اُصَلِّیْ فَوَجَدْتُّ حِسَّ رِجْلٍ مِّنْ خَلْفِ ظَهْرِیْ فَاِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَنَحَّیْتُ لَهُ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْآنَ حَتّٰی خَتَمَ ثُمَّ رَکَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ اَوْهَمَ الشَّیْخُ فَلَمَّاصَلّٰی قُلْتُ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّمَاصَلَّیْتَ رَکْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ اَجَلْ هِیَ وِتْرِیْ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆عبدالرحمن تیمی (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں نے (اپنی جی) میں کہا کہ آج رات تہجد کے لیے کھڑا ہونے میں مجھ سے کوئی نہیں بڑھ سکتا، میں کھڑا ہوکر نماز پڑھنے لگا، میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کے پاؤں کی چاپ سنی تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں ان کی خاطر ایک طرف ہوگیا، انہوں نے آگے بڑھ کر قرآن پاک شروع کیا۔یہاں تک کہ پورا قرآن ختم کرلیا، پھر رکوع اور سجدہ کیا، میں نے کہا بوڑھے کو وہم ہوگیا ہے، جب وہ نماز پڑھ چکے، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے تو ایک رکعت پڑھی ہے، انہوں نے کہا ہاں یہ میرے وتر ہیں۔اسے طحاوی (۱۷۵۰) اور دارقطنی (۱۶۷۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال ثنا فلیح بن سلیمان الخزاعی قال ثنا محمد بن المنکدر عن عبدالرحمن التیمی۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۵۰)

یہ اثر بلحاظ سند ضعیف ہے۔اس کے ایک راوی ''ابو یحییٰ فلیح بن سلیمان بن ابو المغیرہ الخزاعی المدنی'' کی فضائل اور ترغیب وترہیب میں روایات تو لے جاسکتی ہیں مگر احکام میں اس کی روایات حجت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں۔

چنانچہ امام ابوعبدالرحمن نسائی رحمہ اللہ م ۳۰۳ھ فرماتے ہیں:

'' **فلیح بن سلیمان لیس بالقوی** '' کہ فلیح بن سلیمان قوی نہیں ہے۔(سنن النسائی: ۱۸۰۲)

امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ م ۲۳۳ھ فرماتے ہیں کہ:

اس کی روایت کو حجت نہ بنایا جائے قابل اعتماد نہیں اس کی حدیث سے پرہیز کیا جائے۔(کتاب الجرح والتعدیل: ج ۳ ص ۸۵، میزان

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

الاعتدال: ج ۲ ص ۳۳۶)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

'' لیس بالقوی '' یہ قوی نہیں ہے۔ (کتاب الجرح والتعدیل: ج ۳ ص ۸۵، میزان الاعتدال: ج ۲ ص ۳۳۶)

محدث ابوکامل مظفر بن مدرک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کہ تین آدمیوں کی حدیث سے پرہیز کیا جائے یعنی محمد بن طلحہ بن مصرف اور ایوب بن عتبہ اور فلیح بن سلیمان ۔ (میزان : ج ۳ ص ۷۶، و ج ۲ ص ۳۳۶، ومقدمہ فتح الباری: ص ۴۳۹)

امام ابوداود رحمہ اللہ م ۲۷۵ھ فرماتے ہیں:

کہ اس حدیث سے حجت نہ پکڑی جائے۔ (میزان: ج ۳ ص ۷۶)

محدث آجری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے امام ابوداود کو کہا کہ اامم یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عاصم بن عبید اللہ اور ابن عقیل اور فلیح بن سلیمان کی حدیث سے حجت نہ پکڑی جائے تو امام ابوداود رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے سخ فرمایا ہے۔ (تہذیب: ج ۸ ص ۳۰۴)

امام حاکم ابواحمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

فلیح محدثین کے نزدیک متین یعنی مضبوط نہیں ہے۔

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

عبدالحمید بن سلیمان اور فلیح بن سلیمان دونوں بھائی ضعیف ہیں۔

محدث ساجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

فلیح سچا ہے لیکن بھول جاتا ہے۔

محدث رملی رحمہ اللہ امام ابوداود رحمہ اللہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ:

'' لیس بشیء '' یہ کچھ نہیں ہے۔ (تہذیب: ج ۸ ص ۳۰۴)

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ م ۳۲۱ھ فرماتے ہیں:

فلیح بن سلیمان لیس معه من الاتقان ولا من الثبت فی الروایة کما مع الذی روی الحدیث وهو حماد بن سلمة عن ثابت البنانی۔ (مشکل الآثار: ج ۳ ص ۳۰۴)

کہ فلیح بن سلیمان میں وہ مضبوطی وقوت نہیں روایت میں جو حماد بن سلمہ کو ثابت بنانی کی روایت میں حاصل ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ م ۸۵۲ھ فرماتے ہیں:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

''صدوق کثیر الخطاء'' کہ یہ سچا ہے لیکن روایت حدیث میں بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا ہے۔(تقریب:ص ۲۷۷)

یہی بات غالی غیر مقلد عبدالرحمن مبارکپوری نے بھی کہی ہے۔(تحفۃ الاحوذی: ج ۱ ص ۲۲۴ و ج ۱ ص ۲۴۱)

بعض محدثین نے امام بخاری رحمہ اللہ پر اعتراض کیا ہے کہ فلیح بن سلیمان اس درجہ کا راوی نہیں تھا کہ وہ بخاری کی زینت بنتا۔اس لیے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جواب میں لکھتے ہیں:

قلت لم یعتمد علیه البخاری علی مالک و ابن عیینة و اضربهما و انما اخرج له احادیث اکثرها فی المناقب وبعضها فی الرقاق۔(مقدمہ فتح الباری:۴۳۵)

کہ میں کہتا ہوں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا فلیح پر اعتماد ایسا نہیں جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ وسفیان بن عیینہ رحمہ اللہ وغیرہما پر ہے صرف چند حدیثیں صحیح بخاری میں اس کی ذکر کی ہیں اکثر تو مناقب میں ہیں اور بعض دل کو نرم کرنے والی چیزوں کے بیان میں ہیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

واصعب مارمی به ما ذکر عن ابن معین عن ابی کامل قال کنا نتهمه لانه تناول من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔(میزان: ج ۲ ص ۳۳۶)

اور بہت سخت الزام اس پر ہے جو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ محدث ابو کامل رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ فلیح متہم ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برائی بیان کرتا تھا۔

۶۰۵۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ اَمَّنَا سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ صَلاَةِ الْعِشَآءِ الآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰی فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی رَکْعَةً فَاتَّبَعْتُهُ فَاَخَذْتُ بِیَدِهٖ فَقُلْتُ یَا اَبَا اِسْحَاقَ مَا هٰذِهِ الرَّکْعَةُ فَقَالَ وِتْرٌ اَنَامُ عَلَیْهِ قَالَ عَمْرٌو فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ کَانَ یُوْتِرُ بِرَکْعَةٍ یَعْنِیْ سَعْدًا۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

☆☆ عبداللہ بن سلمہ (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی امامت کرائی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو مسجد کے ایک کونہ میں ہو کر ایک رکعت پڑھی، میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اے ابو اسحاق! یہ ایک رکعت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: وتر ہیں، میں پوھ کر سو جاتا ہوں، عمرو بن مرہ (جو کہ عبداللہ بن سلمہ کے اس حدیث میں شاگرد ہیں) نے کہا: میں نے یہ بات حضرت سعد کے بیٹے مصعب سے بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک رکعت پڑھتے تھے۔اسے طحاوی (۱۷۵۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

سند:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبدالله بن رجاء قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبدالله بن سلمة ـــــ الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۵۳)

۶۰۶۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَغِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفَتْحِ اَنَّهُ رَاٰى سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ سَعْدٌ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَآءِ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر رضی اللہ عنہ جن کے چہرے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ہاتھ مبارک پھیرا تھا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بدر میں حاضر ہوئے تھے، عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ رات کے درمیان (تہجد کے لیے) کھڑے ہونے تک اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اسے بیہقی نے معرفۃ السنن (۵۴۵۹) میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

فائدہ:

مذکورہ بالا آثار میں یہ احتمال موجود ہے کہ ان حضرات نے پہلے پڑھی گئی دو رکعت کے ساتھ مزید ایک رکعت کو ملایا ہو جسے راویوں نے رکعۃ واحدۃ سے تعبیر کیا ہے۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ آثَارٌ اُخْرٰى جُلُّهَا لَا تَخْلُوْ عَنْ مَقَالٍ وَالْاَمْرُ وَاسِعٌ لٰكِنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُّصَلِّيَ تَطَوُّعًا ثُمَّ يُصَلِّي الْوِتْرَ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ مَوْصُوْلَةٍ۔

☆☆ (محقق) نیموی (رحمہ اللہ) نے کہا: اس باب میں دیگر آثار بھی ہیں، ان میں اکثر کلام سے خالی نہیں (یعنی اکثر پر کلام ہے)۔ معاملہ میں گنجائش ہے لیکن افضل یہ ہے کہ نفل پڑھے جائیں پھر تین رکعات وتر ایک تشہد کے ساتھ پڑھے۔

فائدہ:

واضح رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صرف ایک وتر پڑھنا صراحتاً کسی بھی قولی یا فعلی حدیث سے ثابت نہیں۔ چنانچہ مشہور شافعی محدث حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ م ۶۴۳ھ فرماتے ہیں:

لا نعلم فی روایات الوتر مع کثرتها انه علیه السلام اوتر بر کعة فحسب۔ (تلخیص الحبیر: ۲/۱۵)

وتر کی احادیث کی کثرت کے باوجود ہم نہیں جانتے کہ کسی (مرفوع) حدیث میں آیا ہو کہ نبی علیہ السلام نے وتر کی صرف ایک رکعت پڑھی ہے۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

بعض حضرات نے وتر کی ایک رکعت ہونے پر اس قولی حدیث استدلال کیا ہے جس میں ''**صل رکعة واحدة**'' کے الفاظ آئے ہیں لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ م ۸۵۲ھ انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وتعقب بانه ليس صريحا في الفصل، فيحتمل ان يريد بقوله: صل ركعة واحدة اى مضافة الى ركعتين مما مضى۔ (فتح الباری: ۲/۶۱۰)

یہ استدلال مردود ہے کیوں کہ یہ حدیث صرف ایک رکعت کے الگ پڑھنے میں صریح نہیں ہے۔ اس لئے کہ احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد صل رکعة واحدة سے یہ ہو کہ وہ شخص پہلی دو رکعتوں کے ساتھ ایک اور رکعت ملا کر (تین رکعتیں) پڑھے۔

☆☆☆

بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

باب: تین رکعات وتر کے بیان میں

٦٠٧ ـ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَیْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن (رحمہ اللہ) نے (ام المؤمنین) عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز رمضان میں کیسی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان اور غیر رمضان میں آپ گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار رکعات پڑھتے تھے پس تو ان رکعتوں کے حسن اور طوالت کے متعلق سوال مت کر (یعنی حد سے زیادہ حسین وطویل رکعات تھیں) پھر چار رکعات پڑھتے تھے پس تو ان کے حسن اور طوالت کے متعلق سوال مت کر۔ پھر آپ تین رکعات (وتر) پڑھتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر ادا فرمانے سے پہلے سو جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! بلاشبہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔'' اسے بخاری (۳۵۶۹) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۳۵۶۹، صحیح مسلم: ۷۳۸، سنن ابی داود: ۱۳۴۱، سنن الترمذی: ۴۳۹، السنن الکبری للنسائی: ۳۹۲، مؤطا مالک: ۳۹۴، مصنف عبدالرزاق: ۴۷۱۱، مسند اسحاق بن راہویہ: ۱۱۳۰، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۴۴۴۶، صحیح ابن خزیمۃ: ۴۹، مستخرج ابی عوانۃ: ۳۰۵۲

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبداللہ بن مسلمة عن مالک عن سعید المقبری عن ابی سلمة بن عبدالرحمن انه سأل عائشة۔۔۔۔الخ۔ (صحیح البخاری: ۳۵۶۹)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

فائدہ:

اس حدیث میں آٹھ رکعات تہجد اور تین وتر پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور اس طرح کی احادیث کا ظاہر یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تین رکعات وتر ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھتے تھے۔ چنانچہ غالی غیر مقلد مبارکپوری نے بھی مذکورہ حدیث کے الفاظ'' **ثم یصلی ثلاثا** ''(کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر تین رکعات وتر پڑھتے تھے) کی شرح میں لکھا ہے:

والظاهر انها متصلات۔(تحفة الاحوذی: ۱/۳۳۱)

ظاہر یہی ہے کہ یہ تین رکعات بھی ایک سلام کے ساتھ تھیں۔

۶۰۸۔وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاس عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰت وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ فَقَرَئَ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكْعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَئُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

☆☆علی بن عبداللہ (رحمہ اللہ) نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور آپ نے مسواک کی اور یہ آیات پڑھتے ہوئے وضو کیا:: '' **اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰت وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَاب** '' (بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور دن اور رات کے بدلنے میں یقیناً سمجھداروں کے لئے نشانیاں ہیں) یہاں تک کہ آپ نے سورۃ مبارکہ ختم فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور ان رکعات میں رکوع اور سجود کو لمبا کیا، پھر آپ سلام پھیر کر سو گئے، یہاں تک کہ آپ نے خراٹے بھرے، اس طرح تین بار چھ رکعت ادا فرمائیں، ہر بار مسواک اور وضو کرتے اور یہ آیات تلاوت فرماتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین رکعت وتر پڑھے۔ اسے مسلم (۷۶۳) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا واصل بن عبدالاعلی حدثنا محمد بن فضیل عن حصین بن عبدالرحمن عن حبیب بن ابی ثابت عن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عن ابیہ عن عبداللہ بن عباس ۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم: ۷۶۳)

۶۰۹۔وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْر عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

الْاَعْلٰی وَقُلْ یَاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

☆☆ (سیدنا) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتروں میں {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی}، {قُلْ یَاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ} اور {قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ} پڑھا کرتے تھے۔ اسے ابوداود کے سوا اصحابِ خمسہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۲، سنن الترمذی: ۴۶۲، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۸۰، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۷۲۰، سنن الدارمی: ۱۶۲۷، مسند ابی یعلی الموصلی: ۲۵۵۵، المعجم الاوسط للطبرانی: ۲۱۷۲، المعجم الصغیر للطبرانی: ۹۶۱، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲۴۳۴، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۵۷

تحقیق:

اسے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال حدثنا ابو احمد قال حدثنا یونس بن ابی اسحاق عن ابیه عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۔۔۔۔الخ۔ (سنن ابن ماجه: ۱۱۷۲)

یہ حدیث صحیح وثابت ہے۔ اس کے کافی شواہد ومؤیدات پائے جاتے ہیں۔

۶۱۰۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتروں میں {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی}، {قُلْ یَاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ} اور {قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ} پڑھا کرتے تھے۔ اسے ترمذی کے سوا اصحابِ خمسہ (ابن ماجہ: ۱۱۷۱، ابوداود: ۱۴۲۳، نسائی: ۱۷۲۹، احمد: ۲۱۱۴۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۱، سنن ابی داود: ۱۴۲۳، سنن النسائی: ۱۷۲۹، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۱۴۱، مسند ابی داود الطیالسی: ۵۴۸، مصنف

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ابن ابی شیبۃ: ۶۸۸۸، المنتقی لابن الجارود: ۲۷۱، شرح مشکل ال آثار للطحاوی: ۴۵۰۴، صحیح ابن حبان: ۲۴۳۶، المعجم الاوسط للطبرانی: ۱۶۶۶۔

تحقیق:

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عثمان بن ابی شیبة قال حدثنا ابو حفص الابار قال حدثنا الاعمش عن طلحة وزبید عن ذر عن سعید بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیه عن ابی بن کعب رضی اللہ عنه۔۔۔۔الخ۔ (سنن ابن ماجه: ۱۱۷۱)

یہ حدیث تغلیباً بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح و ثابت ہے۔ اس کے کافی شواہدات پائے جاتے ہیں۔

۶۱۱۔وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَئُ فِیْ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِیْ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِیْ الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ هُوَ اَحَدٌ وَلاَ يُسَلِّمُ اِلاَّ فِیْ آخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِیْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلاَثاً۔رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ اور انہی (سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں {**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی**} دوسری رکعت میں {**قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ**} اور تیسری رکعت میں {**قُلْ هُوَ اللّٰهُ هُوَ اَحَدٌ**} پڑھا کرتے تھے۔ اور سلام آخر ہی میں پھیرتے تھے۔ اور سلام کے بعد تین دفعہ {**سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ**} پڑھتے۔ اسے نسائی (۱۷۰۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن النسائی: ۱۷۰۱، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۷۰۶، السنن الکبری للنسائی: ۴۴۶، ۱۰۵۰۸، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۷۴۰۔

تحقیق:

امام نسائی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

اخبرنا یحییٰ بن موسی قال انبأنا عبدالعزیز بن خالد قال حدثنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن عزرة عن سعید بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیه عن ابی بن کعب۔۔۔۔الخ۔ (سنن النسائی: ۱۷۰۱)

یہ حدیث بلاغبار صحیح و ثابت ہے۔ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ کی دیگر راویوں نے متابعت کر رکھی ہے۔ (دیکھئے: سنن النسائی: ۱۶۹۹، سنن ابن

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ماجہ:۱۱۷۱) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے کے نزدیک بھی یہ حدیث صحیح ہے، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے امام محمد بن نصر المروزی کے ایک غلط، باطل ومردود قول کہ ''ہم نے کوئی ایسی صحیح صریح حدیث نہیں پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھے ہوں۔'' کو مردود قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس بابت دو حدیثیں موجود ہیں جن میں تین وتر ایک سلام کے ساتھ ہونے کی تصریح ہے ،پھر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے وہ دو حدیثیں ذکر فرمائیں جن میں سے ایک مذکور حدیث بھی ہے۔(دیکھئے: فتح الباری: ۲/ ۶۱۱، نیز دیکھئے: عون المعبود شرح سنن ابی داود: ۳/ ۱۸۲) معلوم ہوا کہ حافظ موصوف کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے۔

نیز متعدد غالی غیر مقلدین جیسے ابوالاشبال شاغف، احمد مجتبیٰ اور ناصر الدین البانی وغیرہم نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔(حاشیۃ التعلیقات السلفیۃ: ۲/ ۴۹۱، سنن النسائی بتحقیق الالبانی: ۱۷۰۱)

غیر مقلدین کے محدثِ اعظم عبداللہ روپڑی نے بھی اس حدیث کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔(اہلحدیث کے امتیازی مسائل: ص ۸۸)

مزید برآں غالی غیر مقلد محمد امین نے بھی ہے کہ:

دیگر صحیح وایات سے اس حدیث کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے اور یہ روایت معناً صحیح وقابل عمل ہے۔(ملخصاً: سنن النسائی بفوائد الامین ج ۳ ص ۸۰۸ ح: ۱۷۰۲)

فائدہ:

اس صحیح صریح حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر تین رکعت ایک سلام کے ساتھ ہیں۔ نیز وتر کی ان تین رکعت میں سے دو رکعت کے بعد قعدہ بھی کیا جائے گا اور اس میں تشہد بھی پڑھا جائے گا چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث میں ہے کہ: ''**كان يقول في كل ركعتين التحية**'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھا کرتے تھے۔(صحیح مسلم: ۱۰۴۵) اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام نمازوں کا ضابطہ بیان فرما دیا گیا کہ ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنا چاہیے۔

۶۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم الْوِتْرَ فَقَرَئَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وتر پڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی رکعت میں {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى} دوسری رکعت میں { [redacted] قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ} اور تیسری رکعت میں {قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ} تلاوت فرمائی۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار {سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ} پڑھا اور تیسری بار اپنی آواز کو بلند فرمایا۔ اسے طحاوی (۱۷۳۵)، احمد (۱۵۳۵۸)، عبد بن حمید اور نسائی (۱۷۳۲) نے

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۷۳۵، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۷۳۵، سنن النسائی: ۱۷۳۲، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۷۳، السنن الکبری للنسائی: ۱۴۳۹، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۲۳۷، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۰۰۹، جامع الاصول: ۴۱۴۶، مشکاۃ: ۱۲۷۵

تحقیق:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابو المطرف بن ابی الوزیر قال ثنا محمد بن طلحۃ عن زبید عن ذر عن سعید بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیہ۔۔۔۔الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۳۵)

یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح و ثابت ہے۔ چنانچہ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ م ۴۰۵ھ نے اسے صحیحین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔ (المستدرک: ۱۰۰۹) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ م ۷۴۸ھ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: المستدرک مع تلخیص الذہبی: ۱۰۰۹)

۶۱۳۔ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْوِتْرِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَآخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔ اسے نسائی (۱۶۹۸) اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن النسائی: ۱۶۹۸، مؤطا امام محمد: ۲۶۶، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۴۲، السنن الکبری للنسائی: ۱۴۰۴، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۱۴۰، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۶۷۰، المعجم الاوسط للطبرانی: ۶۶۶۱، المعجم الصغیر للطبرانی: ۹۹۰، مسند الشامیین للطبرانی: ۹۱۷، سنن الدارقطنی: ۱۶۶۵، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۱۴

تحقیق:

اسے امام نسائی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

اخبرنا اسماعیل بن مسعود قال حدثنا بشر بن المفضل قال حدثنا سعید عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن سعد

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

بن هشام ان عائشة رضی اللہ عنہا حدثته۔۔۔۔الخ۔(سنن النسائی:۱۶۹۸)

یہ حدیث حسن درجہ کی ہے جبکہ حافظ ابن الملقن رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔(تحفۃ المحتاج:۱/۴۰۵ بحوالہ تعلیق علی النسائی :۱۶۹۹)**وله شواهد۔**

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے بلکہ تین رکعات کے بعد پھیرتے تھے جیسا کہ اگلی حدیث میں وضاحت ہے۔نیز مستدرک حاکم (۱۱۴۰) میں اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ بھی موجود ہے کہ:

وهذا وتر امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه وعنه اخذه اهل المدينة ۔(المستدرک علی الصحیحین:۱۱۴۰)

اور امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے وتر پڑھنے کا طریقہ بھی یہی تھا اور ان ہی سے اہل مدینہ نے یہ طریقہ حاصل کیا۔

۶۱۴۔وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ دَخَلَ الْمَنْزِلَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ اَطْوَلَ مِنْهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ۔رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ يُعْتَبَرُ بِهِ۔

☆☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو گھر تشریف لاتے، پھر دو رکعت پڑھتے، پھر ان سے لمبی دو رکعت ادا فرماتے، پھر آپ تین رکعت وتر ادا فرماتے، آپ ان کے درمیان فاصلہ نہیں فرماتے تھے۔اسے احمد (۲۵۲۲۳) نے قابل اعتبار سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث حسن لغیرہ درجہ کی ہے۔امام احمد رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو النضر حدثنا محمد يعنی ابن راشد عن يزيد بن يعفر عن الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة ۔۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمد:۲۵۲۲۳)

۶۱۵۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ قَالَتْ بِاَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشَرَةٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَلَا اَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ ۔رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

☆☆ عبداللہ بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے (ام المؤمنین) عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنی رکعت وتر پڑھتے تھے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کہ چار اور تین، چھ اور تین، آٹھ اور تین، دس اور تین رکعت۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عموماً) تیرہ رکعات سے زیادہ اور سات سے کم نہیں پڑھتے تھے۔ اسے احمد (۲۵۱۵۹)، ابوداود (۱۳۶۲) اور طحاوی (۱۶۹۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۵۱۵۹، سنن ابی داود: ۱۳۶۲، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۶۹۷، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۰۴، مسند الشامیین للطبرانی: ۱۹۱۸، مختصر قیام اللیل وقیام رمضان وکتاب الوتر للمروزی: ج ۱ ص ۲۸۲، مسند اسحاق بن راہویہ: ۱۶۶۷۔

تحقیق:

امام احمد رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبدالرحمن عن معاویة عن عبداللہ بن ابی قیس قال سألت عائشة ۔۔۔۔الخ۔ (مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۵۱۵۹)

یہ حدیث بلحاظ سند مسلم کی شرط پر صحیح وثابت ہے۔ چنانچہ متعدد غالی غیر مقلدین جیسے زبیر علی زئی، ناصر الدین البانی اور محقق شعیب ارناؤط وغیرہم نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: سنن ابی داود بتحقیق الزبیر: ج ۲ ص ۹۶، سنن ابی داود بتحقیق الالبانی: ۱۳۶۲، مسند الامام احمد بتحقیق الشعیب: ۲۵۱۵۹)

فائدہ:

اس حدیث سے مختلف احادیث میں تطبیق پیدا ہوجاتی ہے کیونکہ اس میں واضح طور پر بتلا دیا گیا ہے کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارت رکعات پڑھی تو وہاں چار نفل اور تین وتر ہوتی، اور جہاں گیارہ پڑھی وہاں آٹھ نفل اور تین وتر ہوتی اور جہاں تیرہ پڑھی وہاں دس نفل اور تین وتر ہوتی۔ لہٰذا وتر تین رکعات ہی ہیں۔

٦١٦۔ وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَيِّ شَيْئٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَتْ كَانَ يَقْرَئُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ عبدالعزیز بن جریج نے کہا، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس سورۃ کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: ”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی رکعت میں {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى} دوسری میں {قُلْ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

یَاأَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ} اور تیسری میں { قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ} اور معوذتین تلاوت فرماتے تھے۔'' اسے احمد (۲۵۹۰۶) اور نسائی کے سوا اصحابِ اربعہ (ابن ماجہ: ۱۱۷۳، ابوداود: ۱۴۲۴، ترمذی: ۴۶۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۵۹۰۶، سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۳، سنن ابی داود: ۱۴۲۴، سنن الترمذی: ۴۶۳، مسند اسحاق بن راہویہ: ۱۶۷۸، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۳۹۲۱، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۵۴، شرح السنۃ للبغوی: ۹۷۴۔

تحقیق:

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا محمد بن مسلمة عن خصيف عن عبدالعزيز بن جريج قال سألت عائشة ۔۔۔الخ۔ (مسند الامام احمدبن حنبل: ۲۵۹۰۶)

یہ حدیث شواہدات ومؤیدات کی بناء پر حسن درجہ کی ہے۔

۶۱۷۔ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَئُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِيَةِ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ وَصَحَّحَهُ۔

☆☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے، پہلی رکعت میں {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی} دوسری میں {قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ} اور تیسری رکعت میں { قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس} تلاوت فرماتے۔ اسے دارقطنی (۱۶۷۶) اور طحاوی (۱۶۹۴) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن الدارقطنی: ۱۱۴۴، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۶۹۴، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۱۴۴، ۳۹۲۰، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۵۱، صحیح ابن حبان: ۲۴۴۸، شعب الایمان للبیہقی: ۲۲۹۶، معرفۃ السنن وال آثار للبیہقی: ۵۵۵۴، شرح السنۃ للبغوی: ۹۷۳۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

تحقیق:

یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا الحسین بن اسماعیل ثنا ابو اسماعیل الترمذی ثنا ابن ابی مریم ثنا یحییٰ بن ایوب عن یحییٰ بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا۔۔۔الخ۔(سنن الدارقطنی: ۱۶۷۶)

٦١٨۔وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ دَفَنَّا اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلاً فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَاوَرَآءَهُ فَصَلّٰى بِنَاثَلَاثَ رَكْعَاتٍ لَّمْ يُسَلِّمْ اِلَّافِيْ آخِرِهِنَّ۔اَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆مسور بن مخرمہ (رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ ہم نے (سیدنا) ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رات کو دفن کیا تو (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے وتر نہیں پڑھے۔چنانچہ (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی اور انہوں نے ہمیں تین رکعت وتر پڑھائے اور سلام آخر میں ہی پھیرا۔اسے طحاوی (۱۷۴۲) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

اسے امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن ابی داود قال ثنا یحییٰ بن سلیمان الجعفی قال انا ابن وھب قال اخبرنی عمرو عن ابن ابی ھلال عن ابن السباق عن المسور بن مخرمۃ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۴۲)

یہ حدیث بلاغبار بلحاظ سند صحیح وثابت ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

٦١٩۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوِتْرُ ثَلَاثُ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆(سیدنا) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ''وتر تین رکعت ہیں جیسا کہ دن کے وتر یعنی مغرب کی نماز ہے۔'' اسے طحاوی (۱۷۴۴) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۷۴۴، المعجم الکبیر للطبرانی: ۹۴۲۰، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۱۲، السنن الصغیر للبیہقی: ۷۸۰، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ الصابیح: ج ۳ ص ۹۴۰، الجوہر النقی: ج ۳ ص ۳۰۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا شجاع عن سلیمان بن مهران عن مالک بن الحارث عن عبدالرحمن بن یزید عن عبداللہ بن مسعود۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۴۴)

۶۲۰۔وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ صَلّٰی بِیْ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلْوِتْرَ وَاَنَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَاُمُّ وَلَدِہٖ خَلْفَنَا ثَلَاثَ رَکْعَاتٍ لَّمْ یُسَلِّمْ اِلَّا فِیْ آخِرِھِنَّ ظَنَنْتُ اَنَّہٗ یُرِیْدُ اَنْ یُّعَلِّمَنِیْ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ ثابت نے کہا: (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ نے مجھے تین رکعت وتر پڑھائے جبکہ میں ان کے دائیں طرف تھا اور ان کی ام ولد ہمارے پیچھے تھی ،انہوں نے صرف آخر میں ہی سلام پھیرا۔میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ مجھے وتر کا طریقہ سکھانا چاہتے تھے۔اسے طحاوی (۱۷۴۷،اور ابن ابی شیبۃ: ۶۸۴۰) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا ثابت۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۴۷)

۶۲۱۔وَعَنْ اَبِیْ خَالِدَۃَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا الْعَالِیَۃِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَوْ عَلَّمُوْنَا اَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ غَیْرَ اَنَّا نَقْرَئُ فِی الثَّالِثَۃِ فَھٰذَا وِتْرُ اللَّیْلِ وَھٰذَا وِتْرُ النَّھَارِ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ ابوخالدہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوالعالیہ (رحمہ اللہ) سے وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ: ''ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعلیم دی ہے کہ وتر مغرب کی نماز کی طرح ہیں مگر یہ کہ ہم وتر کی تیسری رکعت میں قراءت کرتے ہیں تو یہ رات کے وتر ہیں اور وہ دن کے وتر ہیں۔'' اسے طحاوی (۱۷۴۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابوبکرة قال ثنا ابوداود قال ثنا ابو خلدة قال سألت اباالعالیة ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۴۳)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

۶۲۲۔وَعَنِ الْقَاسِمِ قَالَ وَرَأَيْنَا اُنَاسًا مُنْذُ اَدْرَكْنَا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ وَاِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ وَاَرْجُوْ اَنْ لَا يَكُوْنَ بِشَيْئٍ مِنْهُ بَأْسٌ۔رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

☆☆ قاسم (رحمہ اللہ) نے کہا کہ: ''ہم نے لوگوں کو دیکھا جب سے ہم نے ہوش سنبھالا کہ وہ تین رکعت وتر ادا کرتے ہیں اور بلاشبہ ہر ایک میں گنجائش ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔'' اسے بخاری (۹۹۳) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا یحییٰ بن سلیمان قال حدثنی عبداللہ بن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان عبدالرحمن بن القاسم حدثہ عن ابیہ۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری: ۹۹۳)

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ روایات میں وتر کو دو سلاموں کے ساتھ پڑھنا بھی ملتا ہے اور صرف ایک سلام کے ساتھ پڑھنا بھی ملتا ہے اور ان میں دونوں طرح گنجائش ہے۔مگر واضح رہے کہ افضل یہی ہے کہ وتروں کو ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کیا جائے اکثر امت کا عمل اسی پر رہا ہے۔

۶۲۳۔وَعَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ السَّبْعَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِيْ مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ اَهْلُ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ وَرُبَمَا اخْتَلَفُوْا فِي الشَّيْئِ فَاَخَذَ بِقَوْلِ اَكْثَرِهِمْ وَاَفْضَلِهِمْ رَأْيًا فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ ابوالزناد (رحمہ اللہ) نے ساتوں حضرات یعنی سعید بن مسیب رحمہ اللہ، عروہ بن زبیر رحمہ اللہ، قاسم بن محمد رحمہ اللہ، ابوبکر بن عبدالرحمن رحمہ اللہ، خارجہ بن زید رحمہ اللہ، عبیداللہ بن عبداللہ رحمہ اللہ اور سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے ان کے علاوہ فقیہ، اہل صلاح وفضل والے اور کئی شیوخ سے روایت کی، اور کبھی وہ کسی چیز میں اختلاف کرتے تو ان میں سے اکثریت اور بسا اوقات بہترین رائے والے شخص کے قول پر عمل کیا جاتا تو جو باتیں میں نے ان حضرات سے مذکورہ طریقہ کے مطابق اخذ کیں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ وتر تین رکعت ہیں سلام صرف ان کے آخر میں ہی پھیرا جائے۔اسے طحاوی (۱۷۵۸) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

سند:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند سے بیان کیا ہے:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

حدثنا ابو العوام محمد بن عبداللہ بن عبدالجبار المرادی قال ثنا خالد بن نزار الایلی قال ثنا عبدالرحمن بن ابی الزناد عن ابیه۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۷۵۸)

۶۲۴۔وَعَنْهُ قَالَ اَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَائِ ثَلَاثًا لَا يُسَلَّمُ اِلَّا فِیْ آخِرِهِنَّ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆انہی کا بیان ہے کہ (سیدنا) عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کرام رحمہ اللہ کے قول کے مطابق تین رکعت وتر کو برقرار رکھا بایں طور پر کہ سلام صرف ان کے آخر میں ہی پھیرا جائے۔اسے طحاوی (۱۷۵۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

سند:

وقد حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی ابن ابی الزناد عن ابیه۔۔۔۔الخ۔(۱۷۵۷)

☆☆☆

بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ اِنَّمَا يُصَلِّيْ بِتَشَهُّدٍ وَّاحِدٍ

باب: جس نے کہا کہ وتر تین رکعت ایک ہی تشہد کے ساتھ پڑھے جائیں

٦٢٥۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لَاتُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین رکعت وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعت وتر پڑھو، مغرب کی نماز کے مشابہ نہ بناؤ۔'' اسے دارقطنی (۱۶۵۰)، حاکم (۱۱۳۸) اور بیہقی (۴۸۱۵) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن الدارقطنی: ۱۶۵۰، المستدرک علی الصحیحین: ۱۱۳۸، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۱۵، صحیح ابن حبان: ۲۴۲۹، التحقیق فی مسائل الخلاف لابن الجوزی: ۶۷۰، تنقیح التحقیق لابن عبدالہادی: ۱۰۶۶، نصب الرایہ للزیلعی: ج ۲ ص ۱۲۰، البدر المنیر: ج ۴ ص ۳۰۲

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبداللہ بن سلیمان ثنا احمد بن صالح ثنا عبداللہ بن وھب انبأ سلیمان بن بلال ح وحدثنا ابو بکر النیسابوری ثنا موھب بن یزید بن خالد ثنا عبداللہ بن وھب حدثنی سلیمان بن بلال عن صالح بن کیسان عن عبداللہ بن الفضل عن ابی سلمة بن عبدالرحمن وعبدالرحمن الاعرج عن ابی ھریرة ـــــــ الخ۔ (سنن الدارقطنی: ۱۶۵۰)

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اَلْاِسْتِدْلَالُ بِهٰذَا الْخَبَرِ غَيْرُ صَحِيْحٍ۔

☆※ (محقق) نیموی (رحمہ اللہ) نے کہا: اس حدیث سے ایک ہی تشہد کے ساتھ وتر پڑھنے پر استدلال کرنا صحیح نہیں۔

فائدہ:

شوافع نے ''**وَلَاتُشَبِّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ**'' کا مطلب یہ مراد لیا ہے کہ نماز مغرب میں تین رکعات دو تشہد کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں تو نماز مغرب کی مشابہت نہ کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ وتر تین رکعت ایک ہی تشہد کے ساتھ پڑھے جائیں۔ مگر شوافع کا اخذ کردہ یہ مطلب بالکل

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

غلط اور کئی صحیح احادیث کے خلاف ہے۔اس حدیث میں تشہد اور عدمِ تشہد کا ادنیٰ سا اشارہ بھی موجود نہیں۔متعدد احادیث میں نماز مغرب کو ''وتر النہار'' اور نماز وتر کو ''وتر اللیل'' کہا گیا ہے اور نماز مغرب کی مشابہت نہ کرنے کا صحیح مطلب یہ ہے کہ ''وتر اللیل'' میں نمازِ مغرب کی طرح صرف تین رکعات پر اکتفاء نہ کرو بلکہ اس سے پہلے تہجد کی بھی چند رکعات پڑھ لو۔اور اس مطلب پر قرینہ اسی حدیث میں موجود ہے کہ ''**لاَتُوْتِرُوْا بِثَلاَثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ**'' (تین رکعت وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعت وتر پڑھو۔) الغرض دارومدار بیان عدد پر ہے نہ کہ تشہد پر۔

٦٢٦۔وَعَنْ سَعْدِبْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُوْتِرُ بِثَلاَثٍ لَا يَقْعُدُ اِلاَّ فِیْ آخِرِهِنَّ وَهٰذَا وِتْرُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْهُ اَخَذَهُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ۔رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِیْ الْمُسْتَدْرَكِ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ۔

☆☆ سعد بن ہشام (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے ،آپ (سلام پھیرنے کے لیے) نہیں بیٹھتے مگر اس کے آخر میں، یہی امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے وتر پڑھنے کا طریقہ تھا اور ان ہی سے اہل مدینہ نے یہ طریقہ اخذ کیا۔اسے حاکم نے مستدرک (۱۱۴۰) میں روایت کیا ہے اور یہ غیر محفوظ ہے۔

تحقیق:

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه ببخاری ثنا صالح بن محمد بن حبيب الحافظ ثنا شيبان بن فروخ بن ابی شيبة ثنا ابان عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سع بن هشام عن عائشة ـــــالخ۔(المستدرک علی الصحيحين: ۴۵۸۱)

اس حدیث میں ''**لا يقعد**'' کے الفاظ غیر محفوظ ہیں اور راوی کا وہم ہیں کیونکہ دیگر متعدد بلحاظ سند صحیح وحسن درجہ کی روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ''**لا يقعد**'' کی بجائے ''**لا يسلم**'' کے الفاظ آئے ہیں۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ ''**لا يقعد**'' کے الفاظ کاتب یا ناسخ کی غلطی کا نتیجہ ہوں۔کیونکہ مستدرک حاکم کے مطبوعہ نسخہ میں یہ حدیث ''**لا يقعد**'' کی بجائے ''**لا يسلم**'' کے الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔چنانچہ مستدرک حاکم کے مطبوعہ نسخہ میں یہ حدیث درج ذیل سند ومتن کے ساتھ منقول ہے:

اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه ببخاری ثنا صالح بن محمد حبيب الحافظ ثنا شيبان بن فروخ بن ابی شيبة ثنا ابان عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعد بن هشام عن عائشة قالت كان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يوتر بثلاث

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

لا یسلم الا فی آخرهن وهٰذا وتر امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه وعنه اخذه اهل المدینة ۔(المستدرک علی الصحیحین للحاکم:ح ۱۱۴۰،مطبوعه دارالکتب العلمیه ،تحقیق: مصطفی عبدالقادر عطا)

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے اور سلام صرف آخری رکعت کے بعد پھیرتے تھے اور یہی امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے وتر پڑھنے کا طریقہ تھا اور ان ہی سے اہل مدینہ نے یہ طریقہ حاصل کیا۔

نیز امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہی ایک دوسری حدیث جس میں وہ فرماتی ہیں: ''**کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یسلم فی الرکعتین الاولیین من الوتر**'' (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔) کے شواہدات میں ذکر کیا ہے اس بھی معلوم پڑتا ہے کہ یہ حدیث ''**لا یسلم**'' کے الفاظ کے منقول ہے نہ کہ ''**لا یقعد**'' کے الفاظ کے ساتھ۔ کیونکہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ دوسری حدیث کا تبھی شاہد بن سکتی ہے کہ جب یہ ''**لا یسلم**'' کے الفاظ کے ساتھ منقول ہو۔

قَالَ النِّیْمَوِیُّ اَنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ اَوْرَدْنَاهَا فِیْمَا مَضٰی تَدُلُّ بِظَاهِرِهَا عَلٰی تَشَهُّدَیِ الْوِتْرِ۔

☆☆ (محقق) نیموی (رحمہ اللہ) نے کہا کہ بلاشبہ بہت سی احادیث جنہیں ہم گزشتہ اوراق میں نقل کر چکے ہیں ان کا ظاہر وتروں کے دو تشہدوں پر دلالت کرتا ہے۔

فائدہ:

صحیح مسلک یہ ہے کہ وتر کی تین رکعت میں سے دو رکعت کے بعد قعدہ بھی کیا جائے گا اور اس میں تشہد بھی پڑھا جائے گا چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث میں ہے کہ: ''**کان یقول فی کل رکعتین التحیة**'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم: ۱۰۴۵) اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام نمازوں کا ضابطہ بیان فرما دیا گیا کہ ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنا چاہیے۔

☆☆☆

بَابُ الْقُنُوْتِ فِیْ الْوِتْرِ

باب: وتر میں قنوت کے بیان میں

۶۲۷۔عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْقُنُوْتِ فِیْ الْوِتْرِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُنَّةٌ مَاضِیَةٌ۔اَخْرَجَهُ السِّرَاجُ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَسَیَأْتِیْ رِوَایَاتٌ اُخْرٰی فِیْ الْبَابِ الْاٰتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

☆☆عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ اُن سے وتر میں قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے (سیدنا) براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور کہا کہ یہ نافذ شدہ سنت ہے۔اسے سراج (۱۲۸۰ نے اور ابن خزیمہ :۱۰۹۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے اور دیگر روایات عنقریب آئندہ باب میں آئیں گی۔ان شاء اللہ تعالیٰ

تحقیق:

یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔امام ابوالعباس محمد بن اسحاق المعروف بالسراج رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند سے بیان کیا ہے:

حدثنا ابوکریب ثنا محمد بن بشر عن العلاء بن صالح ثنا زبید عن عبدالرحمن بن ابی لیلی انه ـــــالخ۔(حدیث السراج:۱۲۸۰)

☆☆☆

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

بَابُ قُنُوْتِ الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكُوْعِ

باب: رکوع سے پہلے وتر کے قنوت کے بیان میں

٦٢٨ ـ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرَّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَآءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰى قَوْمٍ مُشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ ـ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

☆☆ عاصم کا بیان ہے کہ میں نے (سیدنا) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا، قنوت تھا، میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد، انہوں نے کہا، رکوع سے پہلے، عاصم نے کہا فلاں شخص نے مجھے آپ سے بیان کیا کہ آپ نے کہا ہے رکوع کے بعد ہے، تو انہوں نے کہا، اس نے غلط کہا ہے۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھا، میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے ستر کے قریب اشخاص کی ایک جماعت کو جنہیں قراء کہا جاتا تھا، مشرکین کی طرف بھیجا، یہ مشرکین ان کے علاوہ تھے (جن پر آپ نے بددعا کی تھی) ان مشرکین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا۔ آپ ان کے خلاف بددعا فرماتے تھے۔ اسے شیخین (بخاری: ۱۰۰۲، مسلم: ٦٧٧) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۱۰۰۲، صحیح مسلم: ٦٧٧، مصنف ابن ابی شیبۃ: ٦٩٨١، مسند الامام احمد بن حنبل: ١٢٧٠٥، مسند ابی یعلی الموصلی: ٤٠٢٦، شرح معانی الآثار للطحاوی: ١٤٥٤، فتح الباری لابن رجب: ۱۰۰۲، طرح التثریب فی شرح التقریب: ج ۲ ص ۲۹۱۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا مسدد قال حدثنا عبدالواحد بن زیاد قال حدثنا عاصم قال سألت انس بن مالک عن القنوت ـــــ الخ۔ (صحیح البخاری: ۱۰۰۲)

٦٢٩ ـ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

قَالَ بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْمَغَازِيِّ۔

☆☆ عبدالعزیز (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ قنوت رکوع کے بعد ہے یا قراءت سے فارغ ہونے کے وقت؟ انہوں نے فرمایا کہ: ''(رکوع کے بعد نہیں) بلکہ قراءت سے فارغ ہونے کے وقت ہے ۔اسے بخاری نے کتاب المغازی (۴۰۸۸) میں روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث حدثنا عبدالعزیز عن انس رضی اللہ عنہ ۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری: ۴۰۸۸)

۶۳۰۔وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر پڑھتے تھے تو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔اسے ابن ماجہ (۱۱۸۲) اور نسائی (۱۶۹۹) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۲، سنن النسائی: ۱۶۹۹، مختصر قیام اللیل للمروزی: ج ۱ ص ۳۱۳، السنن الکبری للنسائی: ۱۰۵۰۲، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۷۳۴، مختصر الاحکام للطوسی: ۴۴۴، شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۴۵۰۱، سنن الدارقطنی: ۱۶۵۹، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۶۱۔

تحقیق:

اسے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا علی بن میمون الرقی قال حدثنا مخلد بن یزید عن سفیان عن زبید الیامی عن سعید بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیہ عن ابی بن کعب ۔۔۔۔الخ۔(سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۲)

یہ حدیث بلاغبار بلحاظ سند صحیح وثابت ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، امام سفیان رحمہ اللہ کی فطر وغیرہ نے متابعت کر رکھی ہے۔متعدد غالی غیر مقلدین نے بھی اسے صحیح تسلیم کیا ہے۔چنانچہ غالی غیر مقلد عبدالرؤف سندھو نے اس حدیث کی بابت لکھا ہے کہ:

اس کو ابن السکن، ابن ترکمانی اور البانی نے صحیح کہا ہے۔امام ابوداود نے اس حدیث پر طویل کلام کیا ہے جس کا مختصر یہ ہے کہ اس حدیث میں

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

رکوع سے قبل قنوت کا اضافہ شاذ ہے۔امام ابوداود کا یہ کلام امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔مگر ابن ترکمانی نے جوہر نقی (۳/ ۳۹، ۴۰) اور البانی نے ارواء الغلیل (۲/ ۱۶۷، ۱۶۸) میں ان کا رد کیا ہے۔نیز اس حدیث کے شواہد بھی ہیں اور یہ شواہد ابن مسعود، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی حدیثیں ہیں، کیونکہ ان احادیث میں بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر میں دعا ہے قبل از رکوع کرتے تھے۔(القول المقبول: ص ۵۸۹)

نیز غالی غیر مقلد زبیر علی زئی نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔(دیکھئے: سنن ابن ماجہ بتحقیق الزبیر: ۱۱۸۲)

۶۳۱۔وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا یَقْنُتُ فِیْ شَیْیءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهُ كَانَ یَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ۔

☆☆ اسود (رحمہ اللہ) نے کہا کہ (سیدنا) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کسی نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے سوائے وتر کے کہ وہ اس میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔اسے طحاوی (۱۵۰۶) اور طبرانی (۹۱۶۶، ۹۴۲۵، ۹۴۳۰) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا المسعودی قال ثنا عبدالرحمن بن الاسود عن ابیه۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۵۰۶)

۶۳۲۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَصْحَابَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانُوْا یَقْنُتُوْنَ فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ۔

☆☆ علقمہ (رحمہ اللہ) سے منقول ہے کہ (سیدنا) ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (دیگر) صحابہ رضی اللہ عنہم وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔اسے ابن ابی شیبہ (۶۹۱۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا یزید بن هارون عن هشام الدستوائی عن حماد عن ابراهیم عن علقمة۔۔۔۔الخ۔(مصنف ابن ابی شیبة: ۶۹۱۱)

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔متعدد غالی غیر مقلدین نے بھی اسے صحیح تسلیم کیا ہے۔چنانچہ غالی غیر مقلد عبدالرؤف سندھو نے لکھا ہے کہ:

اسے ابن ترکمانی نے ''جوہر نقی'' (۳/ ۴۱) میں اور البانی نے ''ارواء الغلیل'' (۲/ ۱۶۶) میں اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور حافظ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ابن حجر نے ''درایہ'' (۱/ ۱۹۴) میں اس کی سند کو حسن کہا ہے، اس کی سند حسن ہونے کے ساتھ ساتھ مسلم کی شرط پر بھی ہے۔ (القول المقبول :ص ۵۹۱)

۶۳۳۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي كِتَابِ الْآثَارِ وَاِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ۔

☆☆ ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ (سیدنا) ابن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ اسے محمد بن حسن (رحمہ اللہ) نے کتاب ال آثار (۲۱۱) مین روایت کیا ہے اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

کتاب ال آثار لمحمد بن الحسن: ۲۱۱، مصنف عبدالرزاق: ۴۹۹۱، المعجم الکبیر للطبرانی: ۹۴۲۶،

تحقیق:

اسے ثقہ بالاجماع محدث وفقیہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ابن ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔۔۔۔۔الخ۔ (کتاب الآثار: ۲۱۱)

یہ حدیث بلاغبار بلحاظ سند صحیح وثابت ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اعتراض:

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے۔

الجواب:

اولاً۔۔۔ اگر بالفرض یہ حدیث مرسل بھی ہو تو تب بھی امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسلات ائمہ محدثین کے نزدیک صحیح وقابل حجت ہیں۔ (دیکھئے: تدریب الراوی ص ۱۲۳۔ ۱۲۴ مقدمہ نصب الرایہ ص ۳۳ سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۱، ص ۱۴۸، نصب الرایہ ج ۱، ص ۵۲، الدرایہ ص ۱۶ مراسیل ابی داؤد ص ۴) نیز اس کی تائید شرح مشکل ال آثار للطحاوی (۱۵۰۶)، المعجم الکبیر للطبرانی (۹۱۶۶، ۹۴۲۵، ۹۴۳۰) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۶۹۱۱) وغیرہ کے حوالہ سے ماقبل میں پیش کی جانے والی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی متصل احادیث سے بھی ہو رہی ہے، لہٰذا اگر اسے مرسل بھی شمار کیا جائے تو یہ مرسل معتضد ہے۔ مرسل معتضد اس مرسل کو کہتے ہیں کہ جس کی تائید کسی دوسری روایت سے ہو رہی ہو یا اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا اکثر علماء نے عمل کیا ہو۔ (مقدمہ شرح مسلم للنووی ص ۱۷ شرح نخبۃ الفکر ص ۵۱، زاد المعاد ج ۱، ص ۱۰۳) اور مرسل معتضد کو غیر مقلدین حجت قرار دیتے ہیں مثلاً۔۔۔۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

غیر مقلد عبدالرحمن مبارکپوری صاحب ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مرسل روایت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:

اگر یہ حدیث مرفوعاً غیر محفوظ اور مرسلاً محفوظ ہے تو بھی حجت ہے کیونکہ حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے اس کا اعتضاد ثابت ہے اور مرسل معتضد کے حجت ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ (تحقیق الکلام ج ۱، ص ۹۵ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

غیر مقلد عبدالرؤف صاحب ایک روایت کے بارے لکھتے ہیں:

اگر اس بات کو نہ بھی تسلیم کیا جائے تب بھی مرسل حجت ہے کیونکہ اس کی تائید میں مرفوع صحیح روایات ہیں۔ (القول المقبول: ص ۳۷۰)

غیر مقلد عبداللہ روپڑی صاحب ''موسیٰ الجھنی'' کی مرسل روایت سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن اس کا اعتضاد دیگر طرق سے ثابت ہے لہٰذا مقبول ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج ۱، ص ۳۱۱)

غیر مقلد صادق سیالکوٹی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

گو یہ حدیث مرسل ہے لیکن دوسری مستند احادیث سے ملکر قوی ہوگئی ہے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۱۸۸)

البانی غیر مقلد نے مرسل طاؤس سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

یہ مرسل معتضد ہے جو بالاتفاق حجت ہے۔ (ارواء الغلیل: ج ۲، ص ۷۱)

غیر مقلد زبیر علی زئی صاحب اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

محدث العصر، امام المحدثین شیخ ناصر الدین البانی کا مطلب یہ ہے کہ اگر مرسل کا معتبر شاہد ہو تو وہ صحیح ہوتی ہے۔ (حاشیہ عبادات میں بدعات: ص ۱۲۹)

غیر مقلد شوکانی ایک مرسل روایت سے استدلال کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''**وھذا وان کان مرسلا لکنہ معتضد بما سبق**'' (نیل الاوطار: ج ۳، ص ۳۴۹)

یہ روایت اگرچہ مرسل ہے لیکن سابقہ روایات سے معتضد اور مؤید ہے۔

ثانیاً۔۔۔صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث حکماً متصل ہے، کیونکہ امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واضح طور پر اعلان کر رکھا ہے کہ اگر میں براہ راست سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث ذکر کروں تو وہ حدیث میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کی ایک بڑی جماعت سے سنی ہوگی، اور جب میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان میں کسی راوی کا ذکر کروں تو وہ حدیث میں نے صرف اور صرف اسی شخص سے ہی سنی ہوتی ہے مثلاً۔۔۔۔

(۱)۔۔۔۔حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ م ۴۶۳ھ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ:

امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت اس کی سند بھی بیان فرمادیا کرو، تو امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میں براہ راست سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کروں تو جان لو کہ وہ حدیث

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں سے سنی ہوتی ہے، اور جب میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کسی ایک شاگرد سے حدیث سنی ہوتی ہے تو میں اس کا نام ذکر کر دیتا ہوں۔ (التمہید لابن عبدالبر ج ۱، ص ۳۴)

(۲)۔۔۔امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ م ۳۲۱ھ فرماتے ہیں کہ:

اگر فریق مخالف کہے کہ جو کچھ تم نے بواسطہ ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ غیر متصل ہے، تو ان سے کہا جائے گا کہ امام ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صرف اسی وقت ارسال کرتے ہیں جب وہ روایت صحیح ہوتی ہے اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہوتی ہے، امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت اس کی سند بھی بیان کر دیا کرو، اس پر امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! جب میں تم سے کہوں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میں یہ بات تب کہتا ہوں جب مجھ سے وہ حدیث سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں نے بیان کی ہوتی ہے، اور جب میں کہتا ہوں فلاں نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو وہ حدیث میں نے صرف اسی شخص سے ہی سنی ہوتی ہے۔ (شرح معانی الآثار: ج ۱، ص ۴۶۴)

اور چونکہ مذکورہ بالا حدیث کو بھی امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے براہ راست سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ اصول کے مطابق یہ حدیث امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں سے سنی ہے۔ لہٰذا اس کی سند حکماً متصل ہے۔

۶۳۴۔وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ اَنَّ الْقُنُوْتَ وَاجِبٌ فِيْ الْوِتْرِ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ اَيْضًا۔رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْحُجَّةِ □ وَالآثَارِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆ حماد (رحمہ اللہ) نے ابراہیم نخعی (رحمہ اللہ) سے نقل کیا ہے کہ وتر میں قنوت رمضان اور غیر رمضان میں رکوع سے پہلے ہے اور جب تو قنوت پڑھنا چاہے تو تکبیر کہہ، اور جب رکوع کرنا چاہے تو بھی تکبیر کہہ۔ اسے محمد بن حسن نے کتاب الحجۃ اور کتاب ال آثار میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلاغبار بلحاظ سند صحیح وثابت ہے، امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم النخعى ۔۔۔۔الخ۔(كتاب الحجة على اهل المدينة : ج ا ص ۲۰۰)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

فائدہ:

مذکورہ بالا احادیث وآثار سے واضح ہے کہ وتر میں دعاءقنوت رکوع سے پہلے پڑھنا مسنون ہے۔باقی جن احادیث میں قنوت رکوع کے بعد پڑھنا مذکور ہے ان احادیث کا تعلق قنوتِ نازلہ (جو مصیبت کے وقت صبح کی نماز میں پڑھی جاتی ہے۔) سے ہے قنوت وتر سے نہیں۔چنانچہ متعدد غالی غیر مقلدین جیسے ڈاکٹر شفیق الرحمان،عبدالرؤف سندھو اور ناصر الدین البانی وغیرہم نے بھی لکھا ہے کہ:مگر ان حدیثوں سے اس مسئلے کیلئے دلیل لینا محل نظر ہے کیوں کہ ان کا تعلق قنوت نازلہ سے ہے قنوت وتر سے نہیں۔قنوت وتر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعاء قبل از رکوع ثابت ہے۔(نماز نبوی:ص۲۳۶،القول المقبول:ص۵۸۸،ارواء الغلیل:۲/ ۱۶۳)

☆☆☆

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ قُنُوْتِ الْوِتْرِ

باب: قنوت وتر پڑھتے وقت ہاتھوں کو اٹھانے کے بیان میں

۶۳۵۔عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ کَانَ یَقْرَئُ فِیْ آخِرِ رَکْعَۃٍ مِّنَ الْوِتْرِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فَیَقْنُتُ قَبْلَ الرَّکْعَۃِ۔رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْئِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ وَاِسْنَادُہُ صَحِیْحٌ۔

☆☆اسود (رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ (یدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں {قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ} تلاوت فرماتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔اسے بخاری نے جزء رفع الیدین میں (اورطبرانی نے المعجم الکبیر :۹۴۲۵ میں) روایت کیا ہے اوراس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

امام ابوالقاسم طبرانی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا محمد بن النضر الازدی ثنا معاویۃ بن عمرو ثنا زائدۃ عن لیث عن عبدالرحمن بن الاسود عن ابیہ ۔۔۔۔الخ۔(المعجم الکبیر للطبرانی: ۹۴۲۵)

اس حدیث کا ایک راوی ''لیث بن ابی سلیم'' روایت حدیث میں ضعیف ہے۔مگر یہ حدیث دیگر صحیح روایات سے مؤید ہے۔چنانچہ اس حدیث کا ابتدائی کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مصنف ابن ابی شیبہ (۶۹۱۱) کے حوالہ سے باسند صحیح سابقہ باب میں گزر چکا ہے۔

اسی طرح لیث بن ابی سلیم کی مذکورہ حدیث کا یہ مضمون کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قنوت میں رفع یدین بھی کرتے تھے، عملِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماع امت سے مؤید ہے چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ وہ بھی قنوت کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔(السنن الکبری: ۲/ ۲۱۲، ۳/ ۴۱)

غالی غیر مقلد محب اللہ راشدی نے لکھا ہے:

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے وتر میں ہاتھ اٹھانے کے آثار ہیں۔(مقالات راشدیہ: ۱/ ۴۱۲)

غالی غیر مقلد عبدالجبار غزنوی نے لکھا ہے کہ:

دعاء قنوت میں رفع یدین کرنا صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔(فتاوی غزنویہ: ۵۱، فتاوی علمائے حدیث: ۴/ ۲۸۳)

ثقہ وصدوق محقق امام زیلعی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

وتر میں قنوت کے وقت رفع یدین کرنا تواتر (عملی۔ن) سے ثابت ہے۔(نصب الرایہ:۱/۳۹۱)

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

واما التکبیر فی القنوت فی الوتر فانها تکبیرة زائدة فی تلک الصلاة وقد اجمع الذین یقنتون قبل الرکوع علی الرفع معها۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱/۴۵۵)

وتر میں دعائے قنوت کی تکبیر اس نماز (وتر) کی زائد تکبیر ہے، اور وہ حضرات (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وغیرہ) جو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے، ان سب کا اجماع ہے کہ تکبیر کے ساتھ ساتھ ہاتھ بھی اٹھائے جائیں۔

الغرض روایاتِ صحیحہ اور اجماع امت سے مؤید ہونے کی وجہ سے لیث کی مذکورہ روایت کا مضمون صحیح ہے۔

۶۳۶۔وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِی فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِیْ التَّکْبِیْرِ لِلْقُنُوْتِ فِیْ الْوِتْرِ وَفِیْ الْعِیْدَیْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَّعَرَفَاتٍ وَّعِنْدَ الْمَقَامَیْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ۔

☆☆ابراہیم نخعی (رحمہ اللہ) نے کہا کہ سامت مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں، نماز کے شروع میں، وتر میں قنوت کی تکبیر کیلئے، عیدین میں، حجر اسود کے استلام کے وقت، صفا اور مروہ پر، مزدلفہ، عرفات اور دونوں جمروں کے پاس رمی کے بعد ٹھہرنے کے وقت۔اسے طحاوی (۳۸۲۵) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل طریق کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا سلیمان بن شعیب بن سلیمان عن ابیه عن ابی یوسف رضی اللہ عنه عن ابی حنیفة رضی اللہ عنه عن طلحة بن مصرف عن ابراهیم النخعی۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۳۸۲۵)

یہ اثر صحیح وثابت ہے۔قاضی ابویوسف رحمہ اللہ کی طرح امام محمد رحمہ اللہ نے بھی اس اثر کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے طریق سے بیان کیا ہے۔(دیکھئے: کتاب الحجۃ علی اہل المدینۃ: ج۱ ص۳۰۰)

☆☆☆

بَابُ الْقُنُوْتِ فِیْ صَلاَةِ الصُّبْحِ

باب: صبح کی نماز میں قنوت کے بیان میں

۶۳۷۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَازَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقْنُتُ فِیْ الْفَجْرِ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا۔رَوَاہُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ الْمَعْرِفَةِ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ۔

☆☆(سیدنا)انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہوگئے۔اسے عبدالرزاق (۴۹۶۴)،احمد(۱۲۶۵۷)،دارقطنی(۱۶۹۲)طحاوی(ج۱ص۲۴۴)اور بیہقی (رحمہم اللہ)نے معرفۃ (ج۲ص۲۰۱)میں روایت کیا ہے اوراس کی سند میں کلام ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مصنف عبدالرزاق:۴۹۶۴،مسند الامام احمد بن حنبل:۱۲۶۵۷،سنن الدارقطنی:۱۶۹۲،شرح معانی الاثار للطحاوی:ج۱ص۲۴۴،معرفت السنن وال آثار للبیہقی:ج۲ص۲۰۱،الاحادیث المختارۃ للمقدسی:۲۱۲۷۔

تحقیق:

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

عن ابی جعفر عن الربیع بن انس عن انس بن مالک قال۔۔۔۔الخ۔(مصنف عبدالرزاق:۴۹۶۴)

یہ حدیث بلحاظ سند ضعیف ہے۔کیونکہ اس کا ایک راوی'' ابوجعفر عیسی بن ابی عیسی ماہان الرازی'' روایت حدیث میں ضعیف ہے کتب رجال میں اس پر مفسر جروحات موجود ہیں۔اور پھر یہ روایت متعدد صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے حتیٰ کہ سیدنا انس بن مالک کی رضی اللہ عنہ کی اُس صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے جس میں یہ مضمون وضاحت کے ساتھ آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رعل اور ذکوان کے قبیلہ والوں کے خلاف صرف ایک مہینہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت (نازلہ) پڑھی تھی۔

فائدہ:

بعض شوافع وغیرہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ فجر کی نماز میں قنوت مستقل پورا سال مسنون یا مستحب ہے۔مگر اس حدیث سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث بلحاظ سند ضعیف ہے اور متعدد احادیثِ صحیحہ کے خلاف ہے۔بشمول احناف اکثر اہل کا علم نے آئندہ باب کی احادیث وآثار کے پیش نظر یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ نماز فجر میں قنوت مستقل پورا سال نہ تو مسنون

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ہے اور نہ ہی مستحب ہے۔ البتہ اگر مسلمانوں پر خوف دشمن، قحط اور دباؤ وغیرہ کی کوئی آفت نازل ہو جائے تو پھر دعائے قنوت کا پڑھنا جائز ہے۔

٦٣٨۔وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلاَةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ طارق بن شہاب (رحمہ اللہ) نے کہا میں نے (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی، پس جب وہ دوسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہوئے تو انہوں نے تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی پھر تکبیر کہی اور رکوع میں چلے گا۔ اسے طحاوی (۱۴۸۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان ح وحدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا اسرائيل كلاهما عن مخارق عن طارق بن شهاب۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۸۱)

٦٣٩۔وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلاَةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ ابو عبدالرحمن (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ (سیدنا) علی رضی اللہ عنہ نماز فجر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ اسے طحاوی (۱۴۹۲، اور ابن ابی شیبہ: ۷۰۲۰) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند حسن درجہ کی ہے۔ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا هشيم قال اخبرنا عطاء بن السائب عن ابی عبدالرحمن اسلمی۔۔۔۔الخ۔(مصنف ابن ابی شیبہ: ۷۰۲۰)

٦٤٠۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقَلٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتَانِ فِيْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ عبداللہ بن معقل (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ (سیدنا) علی رضی اللہ عنہ اور (سیدنا) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

تھے۔اسے طحاوی (۱۴۹۴) نے روایت کیا ہے اوراس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبدالصمد بن عبدالوارث وابو داود قالا ثنا شعبة ح وحدثنا حسین بن نصر قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان کلاھما عن ابی حصین عن عبداللہ بن معقل فی حدیث سفیان قال ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الاثار للطحاوی: ۱۴۹۴)

۶۴۱۔وَعَنْ اَبِیْ رَجَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَہُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّکْعَۃِ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہُ صَحِیْحٌ۔

☆☆ابورجاء (رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ میں نے (سیدنا) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔اسے طحاوی (۱۴۹۹) نے روایت کیا ہے اوراس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند سے بیان کیا ہے:

حدثنا علی بن شیبة قال ثنا قبیصة بن عقبة قال ثنا سفیان عن عوف عن ابی رجاء عن ابن عباس ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۹۹)

فائدہ:

اس باب کی پہلی حدیث بلحاظ سند ضعیف ہے اور باقی احادیث وآثار چند روز قنوتِ نازلہ پڑھنے پر محمول ہیں۔

☆☆☆

بَابُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلاَةِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی نماز میں قنوت کو چھوڑنے کے بیان میں

٦٤٢ ـ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا ـ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

☆☆ محمد (بن سیرین رحمہ اللہ) نے کہا کہ میں نے (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی ہے؟ تو (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ”ہاں! رکوع کے بعد تھوڑا عرصہ (پڑھتے رہے ہیں)۔ اسے شیخین (مسلم: ٦٧٧، بخاری: ١٠٠١) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ٦٧٧، صحیح البخاری: ١٠٠١، مسند الامام احمد بن حنبل: ١٢١١٧، سنن الدارمی: ١٦٤٠، مسند ابی یعلی الموصلی: ٢٨٣٢، مسند السراج: ١٣٢١، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ١٤٥٠، المعجم الاسوط للطبرانی: ٤٢٣٥، سنن الدار قطنی: ١٦٦٧، السنن الکبری للبیہقی: ٣١٢٣، السنن الصغیر: ٤٣١

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح و ثابت ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنی عمرو الناقد وزهير بن حرب قالا حدثنا اسماعيل عن ايوب عن محمد قال قلت لانس ـــــ الخ۔ (صحیح مسلم: ٦٧٧)

٦٤٣ ـ وَعَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شَهْرًا م بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلاَةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ـ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

☆☆ (سیدنا) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رعل اور ذکوان قبائل پر بدعا کرتے تھے اور کہتے تھے: عصیہ نے اللہ اور اس اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اسے شیخین (بخاری: ٤٠٩٤، مسلم: ٦٧٧) نے روایت کیا ہے۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۴۰۹۴، صحیح مسلم: ۶۷۷، سنن النسائی: ۱۰۷۰، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۲۱۵۲، مسند ابی یعلی الموصلی: ۴۲۶۲، مسند السراج: ۱۳۳۸، صحیح ابن حبان: ۱۹۷۳، السنن الکبری للبیہقی: ۳۳۲۲، معجم ابن عساکر: ۳۷۰۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا محمد اخبرنا عبداللہ اخبرنا سلیمان التیمی عن ابی مجلز عن انس رضی اللہ عنہ۔۔۔۔الخ۔ (صحیح البخاری: ۴۰۹۴)

فائدہ:

ان کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دھوکا کر کے کچھ مبلغین حاصل کیے جو سب قرآن کے قاری تھے اور انہیں اپنے علاقے میں لے جا کر ان قبائل سے قتل کرا دیا۔ ایک دوسرے حادثے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس صحابہ شہید کر دیئے گئے۔ ان مسلسل جانی نقصانات سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگین ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت نازلہ کا اہتمام کیا۔

۶۴۴۔ وَعَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُہُ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ اُنَاسًا یَّزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَنَتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شَھْرًا یَدْعُوْ عَلٰی اُنَاسٍ قَتَلُوْا اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ یُقَالُ لَھُمُ الْقُرَّائُ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

☆☆ عاصم (رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ میں نے (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ رکوع سے پہلے ہے یا بعد میں؟ تو انہوں نے کہا: رکوع سے پہلے ہے۔ عاصم کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی تو انہوں نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینہ ان کے متعلق بددعا کی جنہوں نے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کو قتل کر دیا تھا جنہیں قراء کہا جاتا ہے۔ اسے شیخین (مسلم: ۶۷۷، بخاری: ۱۰۰۲) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ۶۷۷، صحیح البخاری: ۱۰۰۲، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۹۸۱، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۲۷۰۵، مسند ابی یعلی الموصلی: ۴۰۲۶، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۵۴، فتح الباری لابن رجب: ۱۰۰۲، طرح التثریب فی شرح التقریب: ج ۲ ص ۲۹۱۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و ابو کریب قالا حدثنا ابو معاویة عن عاصم عن انس ۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم: ٦٧٧)

٦٤٥۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا م بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰى بَنِيْ عُصَيَّةَ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

☆☆(سیدنا)انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینہ رکوع کے بعد نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی عصیہ کے خلاف بددعا کرتے تھے۔اسے مسلم (٦٧٧) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بھی بلحاظ سند صحیح ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

وحدثنی محمد بن حاتم حدثنا بهز بن اسد حدثنا حماد بن سلمة اخبرنا انس بن سیرین عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم: ٦٧٧)

٦٤٦۔وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى (اَحْيَآءٍ مِّنْ) اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

☆☆(سیدنا)انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ عرب کے قبیلوں میں سے چند قبائل کے خلاف بددعا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قنوت کو چھوڑ دیا۔اسے مسلم (٦٧٧) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ٦٧٧، صحیح البخاری: ٤٠٩٠، سنن النسائی: ١٠٧٧، مسند الامام احمد بن حنبل: ١٢١٥٠، مسند ابی یعلی الموصلی: ٣٠٢٨، ٣٠٦٩، حدیث السراج: ١٢٧٠، ١٢٧٢، صحیح ابن حبان: ١٩٨٥، السنن الکبری للبیہقی: ٣١٠٢، معرفۃ السنن وال آثار للبیہقی: ٣٩٢٥، بلوغ المرام: ٣٠٢

تحقیق:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا محمد بن مثنی حدثنا عبدالرحمن حدثنا هشام عن قتادة عن انس رضی اللہ عنه۔۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم:٦٧٧)

٦٤٧۔وَعَنْهُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ لَا يَقْنُتُ اِلَّا اِذَا دَعَا لِقَوْمٍ اَوْ دَعَا عَلٰی قَوْمٍ۔رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆(سیدنا)انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی قوم کے حق میں دعا یا کسی کے لیے بددعا کرتے تو صرف اسی وقت قنوت پڑھتے تھے(ورنہ نہیں پڑھتے تھے)۔اسے ابن خزیمۃ(٦٢٠)نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث شواہدات ومؤیدات کی بناء پر کم از کم حسن درجہ کی ہے۔امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

نا محمد بن محمد بن مرزوق الباهلی حدثنا محمد بن عبداللہ الانصاری حدثنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس۔۔۔۔الخ۔(صحیح ابن خزیمة:٦٢٠)

٦٤٨۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلَاتِهِ فِی الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا فُلَانًا لِاَحْيَآءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

☆☆(سیدنا)ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے لیے بددعا کرنا چاہتے یا کسی کے حق میں دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے، پھر کبھی تو آپ جس وقت {**سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**} کہتے تو (قومہ کی حالت میں) کہتے: {**اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ**}''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو خلاصی عطا فرما، اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ کو سخت فرما اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح خشک سالی فرما۔''ان کلمات کو بلند آواز سے کہتے، اور کبھی فجر کی نماز میں فرماتے: {**اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا فُلَانًا لِاَحْيَآءٍ مِّنَ الْعَرَبِ**}''اے اللہ! عرب کے قبیلوں میں سے فلاں فلاں قبیلہ پر لعنت فرما۔'' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

نازل فرمائیں: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْئٌ} ''اے پیغمبر! تمہیں اس فیصلے کا کوئی اختیار نہیں (کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے)''۔اسے بخاری (۴۵۶۰) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۴۵۶۰، مسند الامام احمد بن حنبل: ۷۴۶۵، سنن الدارمی: ۱۶۳۶، السنن الکبری للبیہقی: ۳۰۸۴، السنن الصغیر للبیہقی: ۴۲۶، شرح السنۃ للبغوی: ۶۳۷، مشکاۃ المصابیح: ۱۲۸۸، مصنف عبدالرزاق: ۴۰۲۸، مسند الحمیدی: ۹۶۸، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۷۰۴۶، سنن ابن ماجہ: ۱۲۴۴، سنن النسائی: ۱۰۷۳، مسند ابی یعلی الموصلی: ۵۸۷۳، صحیح ابن خزیمۃ: ۶۱۵، مسند السراج: ۱۳۰۱، صحیح ابن حبان: ۱۹۶۹۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا موسیٰ بن اسماعیل حدثنا ابراھیم بن سعد حدثنا ابن شھاب عن سعید بن المسیب و ابی سلمۃ بن عبدالرحمن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری: ۴۵۶۰)

۶۴۹۔وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِلَّا اَنْ يَّدْعُوَ لِقَوْمٍ اَوْ عَلٰى قَوْمٍ۔رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم کے حق میں دعا یا کسی کے لیے بددعا کرنا چاہتے تو تو صرف اسی وقت قنوت پڑھتے تھے (ورنہ نہیں پڑھتے تھے)۔اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں (بحوالہ نصب الرایہ: ج ۲ ص ۱۳۰) روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۶۵۰۔وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ۔رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

☆☆ابو مالک سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد (سیدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ) سے کہا، اے ابا جان! آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بھی نمازیں پڑھی ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی، اور کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی تقریباً پانچ سال نمازیں پڑھی ہیں، کیا یہ حضرات فجر کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

؟انہوں نے فرمایا: بیٹا! یہ بدعت ہے۔اسے ابوداود کے سوا اصحابِ خمسہ (ابن ماجہ: ۱۲۴۱، ترمذی: ۴۰۲، احمد: ۱۵۸۷۹) نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے اور حافظ (ابن حجر) نے تلخیص (الحبیر) میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مسند الامام احم بن حنبل :۱۵۸۷۹، سنن ابن ماجہ: ۱۲۴۱، سنن الترمذی: ۴۰۲، مسند ابی داود الطیالسی: ۱۴۲۵، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۹۶۳، مختصر الاحکام للطوسی: ۳۸۶، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۴۷۴، المعجم الاوسط لطبرانی: ۵۲۱۴، السنن الکبری للبیہقی: ۳۱۵۶، شرح السنۃ: ۶۳۸

تحقیق:

اسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا یزید بن ھارون قال اخبرنا ابو مالک قال قلت لابی یا ابت ۔۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۵۸۷۹)

یہ حدیث بلحاظ سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔حتیٰ کہ متعدد غالی غیر مقلدین جیسے زبیر علی زئی، ناصر الدین البانی اور محقق شعیب ارناؤط وغیرہم نے بھی اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔(دیکھئے: سنن ابن ماجہ بتحقیق الزبیر: ۱۲۴۱، سنن ابن ماجہ بتحقیق الالبانی: ۱۲۴۱، مسند احمد بتحقیق الشعیب: ۱۵۸۷۹)

فائدہ:

واضح رہے کہ سیدنا طارق رضی اللہ عنہ نے مطلقاً قنوت کو بدعت نہیں کہا بلکہ فجر کی نماز میں قنوت ہمیشہ پڑھنے کو بدعت کہا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ بسا اوقات ایک کام اصل میں جائز ہوتا ہے لیکن اسے غلط طریقے سے انجام دینے یا اس کی اصل حیثیت سے گٹھا بڑھا دینے کی وجہ سے وہ بدعت بن جاتا ہے، یعنی اس عمل کی وہ خاص کیفیت بدعت ہوتی ہے اگرچہ اصل عمل بدعت نہ ہو۔

۶۵۱۔وَعَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ لَا یَقْنُتُ فِیْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆اسود (رحمہ اللہ) سے منقول ہے کہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔'' اسے طحاوی (۱۴۸۴) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند بلاغبار صحیح و ثابت ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

فحدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن منصور عن ابراهيم عن الاسود ـــــ الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۸۴)

۶۵۲۔ وَعَنْهُ اَنَّهُ صَحِبَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ سِنِیْنَ فِیْ السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ فَلَمْ یَرَهُ قَانِتًا فِیْ الْفَجْرِ حَتّٰی فَارَقَهُ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِیْ کِتَابِ الآثَارِ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ انہی (اسود رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ وہ کئی سال سفر و حضر میں حضرت عمر بن خاطب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے اور انہیں (بلا سبب) فجر میں قنوت پڑھتے ہوئے نہ دیکھا یہاں تک کہ ان سے جدا ہو گئے۔ اسے محمد بن حسن نے کتاب ال آثار (۲۱۶) میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بھی بلاغبار بلحاظ سند صحیح و ثابت ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن الاسود بن يزيد عن عمر بن الخطاب ـــــ الخ۔ (کتاب الآثار: ۲۱۶، کتاب الحجة: ج ۱ ص ۱۰۱)

۶۵۳۔ وَعَنْهُ قَالَ کَانَ عُمَرُ [redacted] رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اِذَا حَارَبَ قَنَتَ وَاِذَا لَمْ یُحَارِبْ لَمْ یَقْنُتْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ۔

☆☆ انہی (اسود رحمہ اللہ) سے ہی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب جنگ لڑتے تو قنوت پڑھتے اور جب جنگ نہ لڑتے تو قنوت نہ پڑھتے۔ اسے طحاوی (۱۴۹۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بھی بلحاظ سند بلاغبار صحیح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

فاذا ابن ابی عمران قد حدثنا قال ثنا سعيد بن سليمان الواسطی عن ابی شهاب الحناط عن ابی حنيفة عن حماد رحمهما الله عن ابراهيم عن الاسود ـــــ الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۹۱)

۶۵۴۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا کُنَّا نُصَلِّیْ خَلْفَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ الْفَجْرَ فَلَمْ یَقْنُتْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ۔

☆☆ علقمہ، اسود اور مسروق رحمہم اللہ نے کہا: ''ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر پڑھتے تھے، وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔'' اسے

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

طحاوی (۱۴۸۶) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بھی صحیح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبدالحمید بن صالح قال ثنا ابو شهاب عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة والاسود ومسروق۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۸۶)

۶۵۵۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ علقمہ (رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نمازِ فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ اسے طحاوی (۱۵۰۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر عن سفیان عن ابی اسحاق عن علقمة۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۵۰۷)

۶۵۶۔وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ اسود (رحمہ اللہ) نے کہا کہ (سیدنا) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کسی نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے سوائے وتر کے کہ وہ اس میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ اسے طحاوی (۱۵۰۶) اور طبرانی (۹۱۶۶، ۹۴۲۵، ۹۴۳۰) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال ثنا المسعودی قال ثنا عبدالرحمن بن الاسود عن ابیه۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۵۰۶)

۶۵۷۔وَعَنْ اَبِیْ الشَّعْثَاءِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا شَهِدْتُّ وَمَا رَأَيْتُ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

☆☆ابوالشعثاء (رحمہ اللہ) نے کہا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا نہ تو میں کسی ایسے موقع پر حاضر ہوا اور نہ میں نے دیکھا۔

تحقیق:

یہ اثر بھی بلحاظ سند صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا وھب و مؤمل قالا حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ابی الشعثاء ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۴۶۸)

۶۵۸۔وَعَنْہُ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ ما الْقُنُوْتُ فَقَالَ اِذَا فَرَغَ الْاِمَامُ مِنَ الْقِرَائَۃِ فِیْ الرَّکْعَۃِ الآخِرَۃِ قَامَ یَدْعُوْ قَالَ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا یَفْعَلُہُ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّکُمْ مَعَاشِرَ اَھْلِ الْعِرَاقِ تَفْعَلُوْنَہُ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہُ صَحِیْحٌ۔

☆☆انہی (ابوالشعثاء رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ (سیدنا) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، قنوت کیا ہے؟ (سائل نے) کہا امام جب آخری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو تو کھڑا ہو کر دُعا کرے، انہوں نے کہا، میں نے (بلاسبب) کسی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا، میرا خیال ہے کہ عراق والوں کے گروہ ایسا کرتے ہیں۔اسے طحاوی () نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا زائدۃ عن الاشعث عن ابیہ ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۶۹)

۶۵۹۔وَعَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا الصُّبْحَ فَلَمْ یَقْنُتْ فَقُلْتُ الْکِبَرُ یَمْنَعُکَ فَقَالَ مَا اَحْفَظُہُ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُہُ صَحِیْحٌ۔

☆☆ابومجلز (رحمہ اللہ) نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی، میں نے پوچھا: بڑھاپا آپ کے لیے مانع ہو گیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی سے بھی اسے یاد نہیں رکھتا (کہ انہوں نے بلاسبب قنوت پڑھی ہو)۔اسے طحاوی (۱۴۶۷) اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

یہ اثر بلحاظ سند صحیح وثابت ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبدالصمد بن عبدالوارث قال ثنا شعبة قال ثنا قتادة عن ابی مجلز ـــــالخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۴۶۷)

۶۶۰۔وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَ لاَ یَقْنُتُ فِیْ شَیْیءٍ مِّنَ الصَّلاَۃِ۔رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆نافع (رحمہ اللہ) سے منقول ہے کہ بلاشبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔اسے مالک (۵۴۸) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلاغبار بلحاظ سند بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے۔مؤطا مالک میں اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے:

مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمر ـــــالخ۔(مؤطا مالک:۵۴۸)

۶۶۱۔وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِیِّ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا الصُّبْحَ فَلَمْ یَقْنُتْ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆عمران بن حارث سلمی (رحمہ اللہ) نے کہا کہ:''میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی۔''اسے طحاوی (۱۵۰۴) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام طحاوی حمہ اللہ نے اسے درج ذیل طریق سے بیان کیا ہے:

حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن حصین بن عبدالرحمن قال انا عمران بن الحارث السلمی ـــــالخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۵۰۴)

۶۶۲۔وَعَنْ غَالِبِ بْنِ فَرْقَدِ الطَّحَّانِ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شَھْرَیْنِ فَلَمْ یَقْنُتْ فِیْ صَلاَۃِ الْغَدَاۃِ۔رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

☆☆غالب بن فرقد الطحان (رحمہ اللہ) نے کہا:''میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دو مہینے رہا،انہوں نے نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھی۔''اسے طبرانی (۶۹۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

تحقیق:

یہ اثر شواہدات ومؤیدات کی بناء پر حسن درجہ کا ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز ثنا شیبان بن فروخ ثنا غالب بن فرقد الطحان ۔۔۔۔الخ۔(المعجم الکبیر للطبرانی:۶۹۳)

۶۶۳۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆عمرو بن دینار (رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکمہ مکرمہ میں ہمیں فجر کی نماز پڑھاتے تھے تو قنوت نہیں پڑھتے تھے۔اسے طحاوی (۱۵۱۲) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بھی صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال انا محمد بن مسلم الطائفی قال حدثنی عمرو بن دینار ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۵۱۲)

قَالَ النِّيْمَوِيُّ تَدُلُّ الْاَخْبَارُ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاَصْحَابَهٗ لَمْ يَقْنُتُوْا فِي الْفَجْرِ اِلَّا فِي النَّوَازِلِ۔

☆☆(محقق) نیموی (رحمہ اللہ) نے کہا: (مذکورہ بالا) احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ فجر میں ہنگامی حالات کے سوا قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

☆☆☆

بَابٌ لَّا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ

باب: ایک رات میں وتر دو دفعہ نہیں

٦٦٤ ـ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ ـ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں۔'' اسے ابن ماجہ کے سوا اصحابِ خمسہ (ابوداود: ۱۴۳۹، ترمذی: ۴۷۰، نسائی: ۱۶۷۹، احمد: ۱۶۲۹۶) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابی داود: ۱۴۳۹، سنن الترمذی: ۴۷۰، سنن النسائی: ۱۶۷۹، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۶۲۹۶، مسند ابی داود الطیالسی: ۱۱۹۱، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۷۴۹، مختصر الاحکام للطوسی: ۳۱۵، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۲۰۱۳، صحیح ابن حبان: ۲۴۴۹، المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۲۴۷۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند بلاغبار صحیح وثابت ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حدثنا هناد قال حدثنا ملازم بن عمرو قال حدثنی عبداللہ بن بدر عن قیس بن طلق بن علی عن ابیه ـــــ الخ ـ (سنن الترمذی: ۴۷۰)

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک رات میں دوبار وتر نہیں پڑھنے چاہییں۔ بعض حضرات کا یہ کہنا کہ اگر اول رات میں وتر پڑھ لیے ہوں اور پھر رات کے آخری حصہ میں بھی بیدار ہو جائے تو پہلے ایک رکعت پڑھ کر وتر کی رکعات جو اول شب میں پڑھی تھیں کو جفت بنا کر توڑ ڈالے، پھر تہجد کی نماز پڑھ کر آخر میں وتر پڑھ لے، اکثر اہل علم کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اگر اول شب میں وتر پڑھ لئے ہوں تو تہجد کی نماز وتر بغیر وتر کے پڑھ بھی درست ہے باقی صحیحین کی روایت ''**اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا**'' میں وتر کی نماز کو تمام نمازوں کے اخیر

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

میں پڑھنے کا حکم استحباب کے طور پر آیا ہے۔

٦٦٥ ۔وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ ثُمَّ اَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتّٰى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ اَنَامُ عَلٰى شَفْعٍ ثُمَّ اُوْتِرُ مِنْ آخِرِ السَّحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِاَبِيْ بَكْرٍ حَذِرَ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَوِيَ هٰذَا ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْخِطَابِيُّ وَبَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ وَاِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

☆☆ حضرت ابن المسیب (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپس میں وتر کا ذکر کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو نماز پڑھتا ہوں، پھر جب بیدا ہوتا ہوں، صبح تک دو رکعت پڑھتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں دو رکعت پڑھ کر سو جاتا ہوں، پھر سحری کے آخر وقت میں وتر پڑھتا ہوں ۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس نے احتیاط سے کام لیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، اس نے مضبوط کام کیا۔'' اسے طحاوی (۲۰۱۷)، خطابی (بحوالہ عمدۃ القاری للعینی : ج ۷ ص ۱۰) اور بقی بن مخلد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۲۰۱۷، مصنف عبدالرزاق: ۴۶۱۵، ۴۶۱۶، السنن الم اُثورۃ للشافعی: ۱۸۱، معرفۃ السنن وال آثار للبیہقی: ۵۵۳۷، الاستذکار لابن عبدالبر: ج ۲ ص ۱۱۶، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری للعینی : ج ۷ ص ۱۰، بیان الوہم والایہام فی کتاب الاحکام: ۳۵۱

تحقیق:

اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا يونس قال ثنا يحيىٰ بن عبدالله بن بكير قال حدثني الليث عن ابن شهاب عن ابن المسيب ------الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۲۰۱۷)

یہ حدیث بلحاظ سند ضعیف ہے کیونکہ اسے مشہور مدلس راوی ''ابن شہاب زہری رحمہ اللہ'' نے '' عَن '' کے ساتھ نقل کیا ہے اور ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کی معنعن روایات ضعیف شمار ہوتی ہیں۔

٦٦٦ ۔وَعَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اِذَا اَوْتَرْتَ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُوْتِرْ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

آخِرَهُ وَاِذَا اَوْتَرْتَ آخِرَهُ فَلَا تُوْتِرْ اَوَلَهُ قَالَ وَسَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ مِثْلَهُ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ابو جمرہ (رحمہ اللہ) نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''جب تو شروع رات میں وتر پڑھ لے تو آخر رات میں وتر نہ پڑھ، اور جب تو آخر رات میں وتر پڑھ لے تو شروع رات میں وتر نہ پڑھ۔'' ابو جمرہ (رحمہ اللہ) نے کہا کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ اسے طحاوی (۲۰۱۸، اور ابن ابی شیبہ :۲۰۱۸) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

حدثنا وکیع عن شعبة عن ابی جمرة عن ابن عباس وعائذ بن عمرو ۔۔۔۔۔الخ۔(مصنف ابن ابی شیبة : ۲۰۱۸)

یہ حدیث بلحاظ سند بلاغبار بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح و ثابت ہے۔ ابو جمرہ کا نام'' نصر بن عمران بن عصام الضبعی البصری رحمہ اللہ '' ہے جو کہ کتب صحاح ستہ کے ثقہ راوی ہیں۔ (دیکھئے: تہذیب الکمال للمزی: ۶۴۰۸)

۶۶۷۔ وَعَنْ خَلَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَسَأَلَہُ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ ثُمَّ اَنَامُ فَاِنْ قُمْتُ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہُ حَسَنٌ۔

☆☆ خلاس (رحمہ اللہ) نے کہا میں نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے سنا، جب آپ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے وتر کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: '' لیکن میں تو وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں، پھر اگر بیدا ہو جاؤں تو دو دو رکعتیں ادا کر لیتا ہوں۔'' اسے طحاوی (۲۰۱۹) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

یہ اثر حسن درجہ کا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا شعبة عن قتادة ومالک بن دینار انهما سمعا خلاسا ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۲۰۱۹)

فائدہ:

مذکورا بالا دونوں آثار بھی اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اگر اول شب میں وتر پڑھ لئے ہوں تو تہجد کی نماز وتر بغیر وتر کے پڑھ بھی درست ہے۔

۶۶۸۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نَقْضُ الْوِتْرِ فَقَالَتْ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ۔ رَوَاہُ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ۔

☆☆ سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس وتر توڑنے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں۔'' اسے طحاوی (۲۰۲۰) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

تحقیق:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند سے بیان کیا ہے:

حدثنا ابوبکرة قال ثنا ابوداود قال ثنا شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر قال ذکر عند عائشة ۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۲۰۲۰)

سعید بن جبیر رحمہ اللہ تک اس حدیث کی سند بلاغبار بخاری مسلم کی شرط پر صحیح وثابت ہے۔ ابو بشر کا نام ''جعفر بن ایاس الیشکری الواسطی رحمہ اللہ'' ہے جو کہ کتب صحاح ستہ کے ثقہ راوی ہیں۔ (تاریخ الثقات للعجلی: ۲۱۷)

☆☆☆

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب: وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بیان میں

٦٦٩ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَئُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ـ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ـ

☆☆ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے پڑھی ہوئی دو رکعتوں کو) ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے تھے، پھر دو رکعتیں پڑھتے، ان میں قراءت بیٹھ کر کرتے جب رکوع کرنا ہوتا تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔ اسے ابن ماجہ (۱۱۹۶) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ: ۱۱۹۶، مشکاۃ المصابیح: ۱۲۸۵، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: ۱۲۸۵، تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف: ۱۷۷۹۱، صحیح ابن حبان: ۲۶۱۶، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: ۱۲۸۵۔

تحقیق:

اسے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبدالرحمن بن ابراهيم الدمشقي قال حدثنا عمر بن عبدالواحد قال حدثنا الاوزاعي عن يحيىٰ بن ابي كثير عن ابي سلمة قال حدثتني عائشة ـــــ الخ ـ (سنن ابن ماجه: ١١٩٦)

یہ حدیث بلاغبار بلحاظ سند صحیح ہے حتیٰ کہ غالی غیر مقلد زبیر علی زئی نے بھی بوصیری کے حوالے سے اس حدیث کی بابت لکھا ہے:

هٰذا اسناد صحيح، ورجاله ثقات ـ (سنن ابن ماجه بتحقيق الزبير: ج ٢ ص ٢٥٥، ح: ١١٩٦)

کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

نیز ناصر الدین البانی غیر مقلد نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: سنن ابن ماجہ بتحقیق الالبانی: ج ۱ ص ۳۷۷ ح: ۱۱۹۶)

٦٧٠ ـ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا السَّهْرَ جُهْدٌ وَثِقْلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ ـ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ـ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

☆☆ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ رات کا جاگنا محنت ومشقت ہے، پس جب تم میں سے کوئی وتر پڑھ لے تو دو رکعتیں پڑھے، پھر اگر وہ رات اوا ُٹھ بیٹھا (تو تہجد پڑھ لے) ورنہ یہ دو رکعتیں اس کے لیے (تہجد) ہو جائیں گی۔'' اسے دارمی (۱۶۳۵) طحاوی (۲۰۱۱) اور دار قطنی (۱۶۸۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن الدارمی: ۱۶۳۵، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۲۰۱۱، سنن الدار قطنی: ۱۶۸۱، مسند البزار: ۴۱۹۳، مسند الرویانی: ۶۴۴، صحیح ابن خزیمۃ: ۱۱۰۶، صحیح ابن حبان: ۲۵۷۷، المعجم الاوسط للطبرانی: ۶۴۳۹، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۴۱۰، سنن الدار قطنی: ۱۶۸۱، ۱۶۸۳، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۲۵

تحقیق:

اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا فهد قال ثنا عبدالله بن صالح قال حدثني معاوية بن صالح عن شريح بن عبيد عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن ثوبان۔۔۔۔الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۲۰۱۱)

یہ حدیث بلحاظ سند بلاغبار حسن ہے۔ حتیٰ کہ متعدد غالی غیر مقلد ناصر الدین البانی اور محقق شعیب ارناؤط وغیرہما نے بھی اس حدیث کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔ (تعلیق مسند احمد: ۲۲۳۱۳، مشکاۃ المصابیح بتحقیق الالبانی: ۱۲۸۶)

۶۷۱۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْھِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَھُوَ جَالِسٌ یَقْرَئُ فِیْھِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

☆☆ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دو رکعتیں وتر کے بعد بیٹھتے ہوئے پڑھتے تھے۔ ان میں {اِذَا زُلْزِلَت} اور {قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن} تلاوت فرماتے۔ اسے احمد (۲۲۳۱۳) اور طحاوی (۱۷۲۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۲۳۱۳، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۷۲۷، مختصر قیام اللیل وقیام رمضان وکتاب الوتر للمروزی: ج ۱ ص ۳۱۱، المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۰۶۴، ۸۰۶۵، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۲۳، ۴۸۲۷، السنن الصغیر للبیہقی: ۷۸۳

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

تحقیق:

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا حسن بن موسیٰ حدثنا عمارة یعنی ابن زاذان حدثنی ابو غالب عن ابی امامة۔۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۲۳۱۳)

یہ حدیث شواہدات ومتابعات کی بناء پر حسن درجہ کی ہے۔شعیب ارناؤط نے بھی اسے حسن تسلیم کیا ہے۔(تعلیق مسند احمد: ۲۲۳۱۳)

فائدہ:

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے جاسکتے ہیں اور ان دو نفلوں کو بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے جائیں۔

☆☆☆